Bodleian Libraries
UNIVERSITY OF OXFORD

This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

For more information see:

http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.

16.B.61.

16B 61

INDIAN INSTITUTE

وَعَلِيَّ ابْنَ الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدَ ابْنَ عَلِيٍّ وَجَعْفَرَ ابْنَ
اور جناب امام زین العابدین علیہ السلام اور جناب امام محمد باقر علیہ السلام اور جناب امام جعفر صادق علیہ السلام
مُحَمَّدٍ وَمُوسَى ابْنَ جَعْفَرٍ وَعَلِيَّ ابْنَ مُوسَى وَمُحَمَّدَ ابْنَ
اور جناب امام موسی کاظم علیہ السلام اور جناب امام رضا علیہ السلام اور جناب امام محمد تقی ع
عَلِيٍّ وَعَلِيَّ ابْنَ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنَ ابْنَ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدَ ابْنَ الْحَسَنِ
اور جناب امام علی نقی ع اور جناب امام حسن عسکری ع اور حجۃ خدا جناب
الْمَهْدِيَّ صَاحِبَ الزَّمَانِ أَئِمَّتِي وَأَوْلِيَائِي عَلَى ذَلِكَ
امام محمد مہدی علیہ السلام صاحب زمان امام میرے ہیں اور اولیا میرے ہیں اسی قول پر
أَحْيَى وَعَلَى ذَلِكَ أَمُوتُ وَعَلَى ذَلِكَ أُبْعَثُ
زندہ رہونگا اور اسی پر مرونگا اور اسی پر مبعوث ہونگا
إِنْ شَاءَ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَإِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِنَ
اگر چاہیگا حق تعالے بروز قیامت اور تحقیق کہ میں برائت کرتا ہوں طرف تیرے بت و صنم سے
الْجِبْتِ وَالطَّاغُوتِ وَاللَّاتِ وَالْعُزَّى وَمَنَاةَ
اور کاہن سے و ساحر سے اور ہر معبود سے کہ سوای حق تعالی کے ہے اور لات اور عزی سے اور اوس منات سے
الثَّالِثَةِ الْأُخْرَى وَأَعْدَائِكَ أَجْمَعِينَ
کہ ثالث تھا لات و عزی سے اور منات خر تھا اونسے اور دشمنوں سے تیرے سبھوں سے فقط

تمت

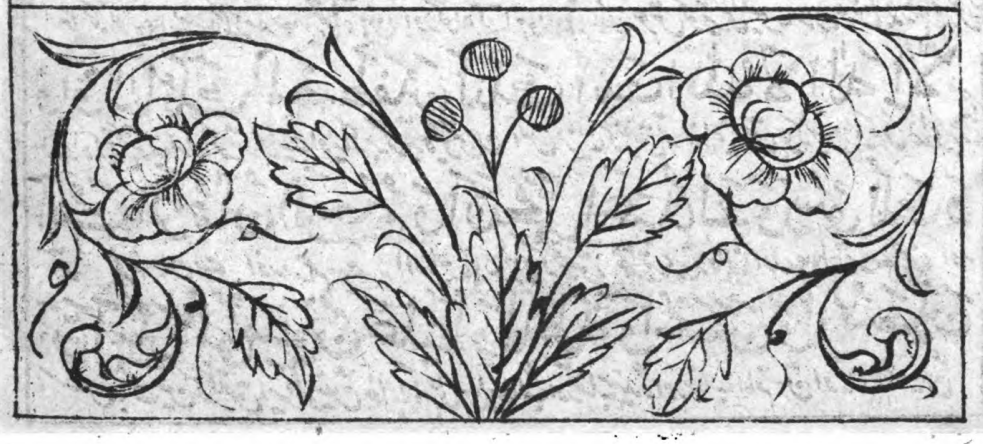

تنگ ہوا اسواسطے کہ اونھون نے طعن وطنز کرکے مجھے چڑھانا شروع کیا
کہ سنو جی تیز رفتار مسافر بے اس جال کے پھنسے چاہو کہ سلامت گذر جاؤ یہ
ممکن نہین ہے اور اگر سلامت منزل پر پھونچ بھی گئے تو وہ پھونچنا سند ہی نہین
اور اسپر دلیل اور سند لالاکر باتین بڑھانے لگے مگر توفیق ایزدی نے مجھے
خبردار کیا کہ تو ظاہر کی بیلون اور جھالیون سے تو بچنا چاہتا ہے مگر اس بحث و
جدال کے الوپ بیلون مین اپنے کو پھنساتا اور اپنی راہ کھوٹی کیے دیتا ہے
مین فوراً متنبہ ہوا اور اپنے کانون کو بہرا کرکے آنکھون سے کام لیتا ہوا
اور دہنے بائین دیکھتا ہوا اور اس اندیشے سے کہ شاید کوئی آفت آوے
اور بدون دیکھے بارھوین سردار کے طعمۂ نہنگ اجل ہو جاؤن
یہ کہتا ہوا چلا +

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُشْهِدُكَ وَكَفٰى بِكَ شَهِيْدًا وَاُشْهِدُ
خداوندا تحقیق کہ مین گواہ کرتا ہون تیری مین اور کافی ہے تو ازروے گواہ کے اور گواہ کرتا ہون
مَلَائِكَتَكَ الْمُقَرَّبِيْنَ وَحَمَلَةَ عَرْشِكَ الْمُكَرَّمِيْنَ
ملائکہ کو تیرے ایسے ملائکہ کہ مقرب درگاہ ہین اور گواہ کرتا ہون حاملان عرش کو تیری ایسے حاملان عرش کہ بزرگ کیے گئے ہین
وَاَوْلِيَائَكَ الْمُصْطَفَيْنَ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا
اور گواہ کرتا ہون اولیا کو تیرے ایسے اولیا کہ برگزیدہ کیے گئے ہین اس امر مین کہ تحقیق تو خدای برحق ہے کہ نہین ہے کوئی خدای برحق مگر
اَنْتَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ وَ
تو کہ رحمان ہے اور رحیم ہے اور اس بات مین کہ تحقیق محمدؐ تیرے بندہ ہین اور رسول تیرے ہین اور
اَنَّ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ
اس بات مین کہ تحقیق امیر المومنینؑ جناب امام علی بن ابیطالبؑ اور جناب سیدہؑ اور جناب امام حسنؑ اور امام حسینؑ

سیکڑون برس کے بعد پیدا ہوا اور یہ کسیطرح نہین ہو سکتا اور اگر تجھکو یہ
یقین ہے کہ کوئی انسان کہین بیٹھا ہوا حقے سیتا ہے یا کوئی انسان دریا مین
ڈوبے ہوؤن کی مدد کرتا ہے یا کوئی جنگلون مین بھولے بھٹکون کی مدد
کرنے پر مامور ہے یا کوئی انسان چوتھے آسمان کے تخت پر جلوس کرتا ہے تو
پھر تجھکو طوالت عمر سے اپنے سچے شہزادے کی کیونکر تردد ہے اس امنگ سے
خار فکر دور ہو گیا اور مین نے یقین کیا کہ میرا بارھوان شہزادہ اور سردار
اس بساط ارض پر رونق افروز ہے اور جو وقت اوسکے ظاہر ہونیکا ہے
خلائق کی نظر مین وہ دکھلائی دیگا لیکن ڈھونڈھا چاہون تو مجھے نملیگا۔
اب تو جو عہد مین نے باندہ لیا تھا اوسپر خوب ہی مضبوط ہو گیا اور بارھوین
سردار کی تلاش مین چل نکلا مگر اوس راہ پر چلتے چلتے کیا دیکھتا ہون کہ آگے
ایک بڑا جنگل تو دق ہے اور اوس جنگل مین طرح طرح کی بیلون کے جال
پھیلے ہوئے ہین اور اکثر میرے ہم مشربون کے پاؤن اون بیلون مین
پھنسے ہوئے ہین اور پاؤن پکڑے ہوئے بیلون کے سلجھانے مین مصروف ہین
اور راہ اپنی کھوٹی کر رہے ہین اور منزل سے دور رہ کر رات کیے دیتے ہین
تب تو مین ڈرا کہ اگر مین بھی انکی طرح ان بیلون کے جال مین پھنسا تو اسی جگہہ
رات ہو جاویگی منزل مقصود پر پہونچنا تو درکنار اسی جگہہ طعمۂ درندہ و گزند ہو جاؤنگا
مین ہرگز نہ رکا اور اون بیلون کے پھندون سے بچتا ہوا چلا مگر انہی ہم مشربون نے

اور سب ایک دوسرے کے مطابق اور موافق خدا کے یہان سے نافذ ہوے
مگر جہان ہماری نظر مین تطابق نہین پایا جاتا وہان جمع کرتے وقت ایر پھیر
ہوگیا ہی اور اوس ایر پھیر سے مطلب کچھ کا کچھ ہماری تمھاری سمجھ مین آتا ہے
اور تمھارے مشاہدے اور تمھاری تواریخ سے اسوجہ سے میل نہین کھاتا اب تو
مین قوی دل ہوا اور اوس میدان سے اپنی سچی کتاب ہاتھ مین لیے ہوئے
یہ کہتا ہوا بھاگ نکلا کہ اور بھی کتابین خدا کی ہین اور سچی ہین مگر اونکے مضامین
اور مطالب مین جو بحث ہو رہی ہے وہ مجھے ناحق ناحق گھبرائے دیتی ہی۔
اسطرف سے مین مطمئن ہوا ہی تھا اور اسپر بھی بھروسا کر ہی چکا تھا کہ گیارہ
سردار دنیا مین ہوگئے مگر بارہوین سردار کا انتظار ہے سو وہ کہان ہے اور
ہنوز دنیا مین آیا یا نہین اگر نہین آیا تو کیون نہین آیا اسواسطے کہ جس طریقہ سے
گیارہ سردار آئے وہ تو ایک کے بعد دوسرے علی الاتصال پشت در پشت دنیا مین
ظاہر ہوئے پھر بارہوین کا خلاف طریقہ دنیا مین آنا کیسا اور درمیان مین
پشت ہا پشت کا فاصلہ دینا کیا معنی اور اگر آچکا تو اسقدر جینا اور عمر دراز پانا
ممکن ہے اس بیہودہ خیال سے پھر مین حیران ہوا۔ ہنوز میری فکر کو چند ساعت
بھی نہ گذرے تھے کہ توفیق ایزدی میرے دل پر محیط ہوگئی اور عجب تاثیر
اوس سے پیدا ہوئی اور مین سوچا کہ ہرگز ممکن نہین ہے کہ گیارہ سردار تو
پے در پے ایک کے بعد دوسرے دنیا مین پیدا ہون اور بارہوان سردار

دوسری کتاب کے مضامین سے مقابلہ کرکے جو چاہتا تھا اونکی مطالب مین
فرق نکال کے بے دھڑک بک اوٹھتا تھا اور ایک کو کتاب آسمانی اور دوسرے کو
حامل شیطانی کہتا تھا اس حال کو دیکھکر پھر مین بھوچک رہگیا اور گھبرا گھبرا کے
کبھی ایک حامل کتاب کے پاس جا کھڑا ہوا اور کبھی دوسرے کے نزدیک جاکر
ٹھہرا اور اونکے آپس کی بحث وجدال کو دم بخود سنتا رہا آخر سنتے سنتے پھر
وہی توفیق ایزدی میرے دل مین اوٹھی اور بولی کہ تو اس جق جق و بق بق کو
سنتا ہے یا تجھکو اپنے معبود حقیقی سے غرض ہے اگر تجھکو اپنے خداے قادر کی
تلاش ہے تو سُن۔

ایک کتاب خدا کی دوسری کتاب خدا سے کسیطرح مخالف نہین ہوسکتی مگر سمجھنے والون
کی عقل کا پھیر ہے مختلف زبانون مین خدا کے حکم اوترے اور طرح طرح کے
مزاجون کے آدمیون نے اون احکام کو جمع کیا اور جس حکم کو جس حکم سے اپنے
خیال مین مربوط سمجھا اوس سے ربط دیا اور اسطرح جمع کرتے کرتے عبارت بنائی
اور اون عبارتون پر جسنے چاہا کچھ بزور علم اور کچھ بزور فکر کچھ بروی مشاہدہ
اپنی راے لکھی اور جو چاہا من مانا مطلب گڑھ لیا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ جن پیغمبرون پر
وہ احکام نازل ہوئے نہ اونھون نے اون حکمون کو جمع کیا نہ ترتیب دی نہ
توضیح و تفسیر کی پھر تو کیون گھبراتا ہے کہ یہ سب خدا کے قول اور برحق پیغمبرون کے
بنائے ہوئے اور جاری کیے احکام ہین اور جو کچھ اونمین لکھا ہے سچ اور برحق ہے

اور سب

اپنے خیال کی برہمی کا مجھے رنج ہوا تھا اوسیقدر سرور ہوا اور پھر بلا فکر مزید کے
مجھے معلوم ہوگیا کہ جسطرح میرے دوست نے سیدھی ایک بات کہی تھی
کہ مین مرغ نہین کھاتا اور بجاے اوسکے سیدھے معنی سمجھنے کے کہ مرغ کے
کھانے سے اونکی تندرستی مین کچھ ضرر ہوتا ہوگا لوگون نے اپنے اپنے
خیالات کے موافق جسطرح تاویلین کرلی ہین اوسیطرح ہادیان دین کے
اقوال اور افعال پر بے سوچے سمجھے عیب چینون نے گرفت کی ہے اور نا سمجھون
نے اپنی اپنی کج فہمی سے اپنے خیالات خام کے موافق استنباط کرلے ہین اور زبردستی
کی راہ سے اپنے خیالات کے موافق بے سمجھے کسی سردار کے قول کو ثبوت مین پیش کردیا ہے اور
ذرا بھی اسکو نہین سونچا کہ سردار کو اوس قول کے ارشاد کی ضرورت بھی تھی یا نہین اور جس قول کو ہم
دلیل مین لاتے ہین وہ احکام الٰہی اور احکام نبوی سے کسقدر مناسبت رکھتا ہے۔
اب تو میرے دلکو اطمینان ہوگیا کہ ہرگز کلام الٰہی اور احکام نبوی وارشاد بارہون
سردار مین اختلاف ناممکن ہے اور دلکو میرے خاطر خواہ سکون ہوا اور پھر
مجھکو فکر کرنے کا موقع ملا تو اوس میدان مین جا پڑا جہان میری صورت و
شکل کے آدمی ہاتھون مین بہت سی کتابین لیے ہوئے انواع واقسام کی
عبارتین پڑھ رہے تھے اور عجیب غریب طعن وطنز کررہے تھے کوئی تو کہتا تھا
کہ یہ آسمانی کتاب ہے کوئی اس آسمانی کتاب کے الفاظ ومعنی پر گرفت کرتا تھا
کوئی اور کتاب کو پیش کرکے کہتا تھا کہ یہ آسمانی کتاب ہے اور پہلے مضامین کو

قبول کرنے سے منکر احکام خدا ہو سکتا ہون یہ سنکر مین نے افسوس کیا اور جو مناسب وقت تھا عرض کیا لیکن جو میرا دل مشوش تھا شگفتہ نہوا کہ وہ کہ زیادہ باتین کرتے آخر کو وہ بھی چپ ہو گئے اور فی امان اللہ کہہ کر مجھسے رخصت ہوئے۔

ہنوز وہ صاحب اپنی جگہ سے جانیکے قصد پر اوٹھے ہی تھے کہ ایک بزرگ اور چار پانچ دوستون کے ساتھ تشریف لائے ان بزرگ نے ادھر اودھر کا مذکور کرکے مجھسے فرمایا کہ اجی تمنے سنا بھی ہے یہ حضرت جو ابھی آپ سے رخصت ہو گئے کہتے ہین کہ مرغ کھانا حرام ہے آپ انکے مذہب و ملت سے واقف ہین ہنوز مین نے جواب نہ دیا تھا کہ ایک صاحب نے فرمایا کہ مرغ کا اطلاق تو سارے پرندون پر ہے کیا یہ صاحب تمام پرندون کو حرام فرماتے ہین دوسرے صاحب نے فرمایا کہ نہین مین نے تو سنا ہے کہ خاص کر مرغ خانگی کو مولانا حرام کہتے ہین اور وجہ حرمت کی یہ گڑھتے ہین کہ نہین معلوم وہ کیا کیا ناپاک چیزین کھاتا ہے تیسرے صاحب نے ارشاد کیا کہ مین نے تو یہ بھی سنا ہے کہ مرغ کی حرمت مین وہ صاحب اجتہاد ہی نہین کرتے بلکہ اپنے فتوے پر سند بھی رکھتے ہین یہ باتین مین سنتا رہا اور خوش ہوتا رہا تھوڑی دیر مین وہ مجمع برخاست ہوا۔

اونکے جانے کے بعد مین نے پھر اپنا خیال جمایا اور جسقدر آنیوالون کی باتونسے

اور کالے پیلے بادل گرجتے ہوئے بڑی دھوم دھام سے چلے آتے تھے
کہ میرے ایک دوست آگئے اور اونھون نے مجھسے پوچھا کہ کس سوچ مین مین
بیٹھا ہون مین نے اونسے اپنی فکر کا ظاہر کرنا مناسب نجانا اور یہ کہکر کہ مجھے
کچھ تشویش تھی مگر آپ کی تشریف آوری سے وہ معطل ہو گئی تب اون میرے
دوست نے اور باتین شروع کین اور بر سبیل حکایت مجھسے کہا کہ ابناے
جنس کا عجب حال ہے ناکون مین دم آگیا ہے۔
چند روز ہوے۔ خالد۔ حامد۔ ارشد۔ مرشد۔ کے ساتھ مین بیٹھا ہوا باتین
کرتا تھا اتفاقاً بر سبیل مذکورہ مین نے کہا کہ مین مرغ نہین کھاتا اس کہنے پر
تو اون بزرگ نے مجھسے وجہ نہ کہانے مرغ کی پوچھی نہ مجھے کچھ ضرورت
بیان کرنے کی ہوئی ایک بات تھی جو گئی گذری ہوئی اب مین نے سنا کہ
میرے اس قول پر کہ مین مرغ نہین کھاتا خدا جانے کیا کیا لوگون نے میرے
دین و مذہب کے نسبت قیاس کیا ہے اور عجیب و غریب اعتراض مین سنتا ہون
اور یہ تو ایک بات تھی کہ مین نے کہی تھی مگر بہت سے اور ایسے امور اپنے
دلون سی گڑھ کے کسی میرے فعل سے متعلق کر دیتے ہین اور میرے اعزہ و اقارب
و امثال و اقران مین مطعون کر کے اونھین برہم کراتے ہین بھلا مین کسی شے
حلال کو حرام یا حرام کو حلال کر سکتا ہون اور کیا مین خدا کے ظاہر ظہور احکام سے
تجاوز کر سکتا ہون کیا مین کسی مسئلہ حکمت کے بیان کرنے سے یا بدیہات کے

حرکت سے اوسیوقت فی الجملہ بدگمانی ہوئی مگر مین نے اوسکو نہایت خفیف جانی اور چلا آیا آج مین نے سنا کہ اونھون نے میرے ایدھر آتے ہی بساط محبت کو پلٹ دیا اور اوس میری دوستی اور اتحاد پر پانی ڈالدیا اور اسی پر اکتفا نکرکے خلاف چشمدست میرے پیارے بھائی کے آزار دہی پر کمر باندھی و میرے دوستونکو ستایا و اس قصہ کو بیان فرماکر آبدیدہ ہوگئے مجھکو اونکے اوس حزن و ملال سے رونا آگیا اور نہایت افسوس کیا خیر تھوڑی دیر کے بعد وہ بزرگ تشریف لیگئے اونکے جانیکے بعد مین نے جو اونکی ساری تقریر کو اپنے ذہن مین دوہرایا تو فوراً وہ سنگ لاخ میدان فکر بھی سامنے آیا تو میری فکر کے کدال نے اوسکو جڑ و بنیاد سے کھود ڈالا اور سمجھ گیا کہ میرے برحق پیغمبر کو گو علم تھا کہ نیب کے درخت سے انار پیدا نہین ہوتا مگر اونکی اطاعت و فرمان برداری ظاہری کے خلاف اپنی رائے ظاہر کرنا انصاف کے خلاف سمجھکر پیروی نکرسکتے تھے اور اسوجہ سے سچے دل سے اونکی خاطر کرتے تھے اور جب موقع پاتے تھے اونکو متنبہ بھی کرتے تھے۔

اس دریاے ناپیدا کنار سے غوطے کھاکر مین اوچھلا تو اونکے اقوال کے اختلاف کے پھندون مین جا پھنسا جنھون نے اپنے خیالات کی پیروی مین اون بارہون سردار کے اقوال کی تاویلات کرکے اختلاف پیدا کردیا تھا تب تو مین نے آنکھین بند کرلین ہنوز میرے اس خیال کی گھٹا اومنڈ رہی تھی

اور کا

تو وہ بھی مایوس ہو جاتا اور اگر کسی روز خدا سے پوچھتا تو خدا کیونکر اپنے علم پر
اوسکو معقول کر سکتا پس اللہ تعالی اوسکے ظاہر طریقے پر عزت و احترام اوسکو
دیتا تھا اور مرتبہ بڑھاتا تھا۔
یہ سنکر مین نے نہایت عجز سے عرض کیا کہ حضرت نے جو آج شکوہ اہل دنیا کا
کیا مجھے بڑا تعجب ہوا ہے اور چاہتا ہون کہ وجہ شکایت کی دریافت کرون
بزرگ نے فرمایا کہ کیا کہون جن دنون مین اپنے وطن مین تھا ابتدای سن شعور سے
ایک صاحب میرے پاس آیا جایا کرتے تھے اور روز بروز مجھسے الفت کو
بڑھاتے تھے اور اپنے دلی محبت کا اظہار ہر طریقہ سے کرتے تھے گو مین نے
یہ بھی سنا تھا کہ ظاہر و باطن اونکا ایک نہین ہے مگر مین اسوجہ سے کہ ع
شنیدہ کے بود مانند دیدہ ✤ صریح جب دیکھتا تھا کہ بات بات سے اونکی محبت
ٹپکتی ہے اور لفظ لفظ سے وفاداری نکلتی ہے تو کسطرح سے مین اونکو منافق جانون اور اوس اعتبار و
اعتماد فطری مین جو قانون قدرت کے موافق مقرر و معین ہے بٹہ لگاؤن
قصہ مختصر مین نے بھی کوئی دقیقہ سلوک کا باقی نہین رکھا اور بدل مین اونکا
خیر خواہ رہا اور جب مین نے ارادہ سفر کا کیا تو مین نے اپنے دوستون کی پرداخت
اور دلجوئی کا اونسے نہایت استحکام سے وعدہ لیا اور اونھون نے نہایت
ہی راستی سے مجھے یقین دلایا کہ وہ میرے کنبے اور میرے پیارے بھائی کی
خاطر کرین گے لیکن جب مین آمادۂ سفر ہو کر پا برکاب ہوا تو مجھے ایک اونکی

مگر تمنے سنا ہی ہوگا ع کہ خبث نفس نگردد بسالہا معلوم + آسکے سوای ہر شخص کے
ظاہر پہ حکم ہوتا ہے اور مشہور ہی ہے بیت کسے بفکر زینت باطن نمی افتد +
مدار جملہ عالم بظاہر آرائیست + اور کسی حکیم نے ابنائے جنس پر اعتبار و اعتماد
کرنے کے واسطے کیا اچھا فرمایا ہے بیت ہر کرا جامہ پارسا بینی + پارسا
دان و نیک مرد انگار + پھر جسکو ہر اوصاف سے متصف پائے اوسکی خوبی مین
شک و شبہ سے کیون بٹہ لگائیے مین نے نہایت ادب سے عرض کیا کہ
فی الواقع جو ارشاد ہوا بجا ہے لیکن مین ایک لحظہ بھی خیال نہین کرسکتا کہ
آپ سے مقدس کے حضور مین کوئی بیوفائی کرے اور سوی ادبی سی رسوائی اوٹھائے
بزرگ نے فرمایا کہ ایصاحب شیطان مردود کو خدا نے کیا کچھ رتبہ بخشا
مگر اوسنے کیسی بی ادبی کی اور حکم الہی کو عدول کیا و آدم کو سجدہ نکیا پھر
مین تو ایک ادنی بندہ ہون اور خاک مین ملنے والا اور نیست و نابود ہونیوالا
ہون مین نے عرض کیا کہ کیون حضرت خدا کو کیا شیطان کے مآل پر علم نتھا بزرگ
نے فرمایا کہ اللہ تعالی کو بخوبی علم تھا مگر جیسا کہ ہمارا تمھارا حال ہے اوسیطرح
اپنے قانون قدرت کا پابند ہے اور بلا صدور خطا کسی کو سزا نہین دیتا
شیطان جو ہزارون طرح سے اطاعت کرتا تھا اگر اللہ تعالی اوسکو عزت و
مرتبہ صرف اپنے علم پہ نہ دیتا تو اور ملائکہ کو بندگی اور اطاعت پر کیونکر رغبت
ہوتی اور جو خود عزازیل دیکھتا کہ اوسکی محنت کی قدر جناب باری نہین کرتا

بلکہ اونکی ہدایت کے لیے خدا سے دعا مانگنا چاہیے وزنہار برائی وعداوت کو کام مین نہ لانا چاہیے اسلیے کہ شاید ہماری دعا کا اثر ظاہر ہو اور وہ بھی ہماری طرح سیدھی راہ پر آجاوین اس خیال سے مین نہایت خوش ہوا اور سارے خدشے جاتے رہے۔

یہ خوشی مجھے تھوڑی دیر تک رہی اسواسطے کہ پھر دوسرے شہباز فکر نے مجھے اپنے چنگل مین دبوچا کہ آخر جنکو مین اپنے شہزادون اور پیشواؤن کا دشمن خیال کرکے اپنا دشمن سمجھون اونکو میرے برحق اور سچے پیغمبر نے کیون دشمن نہ جانا اور یہ ایسی سخت فکر تھی کہ مین نہایت مایوسی سے اوس سنگ لاخ میدان مین اپنی منج کو ٹھوکتا تھا الآ زور وطاقت کام نہ آتا تھا مین تو اپنی فکر مین غلطان و پیچان تھا ہی کہ ایک صاحب نہایت ضعیف اور معمر جنکی مین نہایت تعظیم وتکریم کرتا تھا تشریف لائے مین نے اپنی فکر کو علیحدہ کیا اور نہایت احترام سے اونکو بٹھلایا۔

بعد ادھر اودھر کے مذکور کے اونھون نے فرمایا کہ اجی دنیا واہل دنیا کا عجب حال ہی کیا انسان کسی پر بھروسہ کرے اور کیا کسی کو اچھا سمجھے مین نے نہایت ادب سے عرض کیا کہ بجا ارشاد ہوتا ہے بہت سے شیطان جامۂ انسانی مین ہین مگر آدمیکو چاہیے کہ پہلے سے سوچ سمجھ لے میرے عزت دار بزرگ نے فرمایا کہ بیشک انسان کے حزم واحتیاط کا یہ ہی مقتضا ہے وہر کوئی ہر شخص کو دیکھ پرکھ لیتا ہے

ذات مین کسی کو شریک جانتے اور سمجھتے ہین اور جسطرح سے وہ بوجھہ خدا کی
دشمنی کے ہمارے دینی دشمن ہین اسیطرح سے وہ مزاحم بھی خدا کے دشمن ہین اور
جو خدا کا دشمن ہو وہ ہمارا بھی بالضرور دینی دشمن ہے سواے اسکے جسکو ہم
بوجھہ خدا کی دوستی کے دوست جانتے ہون اور دل و جان سے اوسکے ساتھہ
محبت رکھتے ہون اوسکا جو دشمن ہو وہ ہمارا بھی دینی دشمن لامحالہ ہوگا جیسا
کسینے نہایت متانت اور عقلمندی سے کہا ہے۔

دشمن تین طرح کے ہین بھلا اپنا دشمن دوسرے دوست کا دشمن تیسرے
دشمن کا دوست۔ اور ان تینون کو دشمن جاننا ضرور ہے یہ سمجھکر کہ بلاشک جنھون نے
کہ نفاذ مناصب سرداری کو روکا وہ اوس خصوصیت سے دشمن ہوے مگر جو انکو
اچھا سمجھین اور اونکی راہ پر چلین کیا اونکو بھی ہمین چاہیے کہ دشمن سمجھین اس سوال
سے کسیقدر تحیر پیدا ہوا تھا مگر فی الفور رفع ہوگیا اسواسطے کہ جو اونکو اچھا سمجھتے ہین
اونکے نزدیک تو وہ اچھے ہی ہین اور اونکے ذہن مین برائی اونکی ثابت ہی
نہین ہے پس جان بوجھہ کے جب وہ ہٹ دھرمی نہین کرتے تو معذور رکھنے کے
قابل ہین اور جسطرح ایک شخص کے روبرو ہم اپنا چشم دیدہ واقعہ بیان کرین
اور وہ بدون دیکھے ہماری بات قبول نکرے اور ہم اوسکو برا نہ جانین اسیطرح
اون لوگون کو جو اپنی سمجھہ بوجھہ کے موافق مزاحمان کو اچھا جانتے ہین اور ہمارے
پیش کیے ہوئے الزامون سے بری کرتے ہین خواہ مخواہ دشمن نہ سمجھنا چاہیے

عطا کی تھی کسیطرحکا فرق نہین تھا مگر وہ تابع مرضی اپنے مالک کے تھے اور
جس موقع پر خدا اونکو زور و طاقت کے اظہار کی اجازت دیتا تھا وہان وہ اپنے
زور و طاقت سے ہر غالب کو مغلوب کرکے خود غالب ہوتے تھے اور جہان
خدا کی مرضی نہ پاتے تھے صبر کرکے اپنا گلا بندھوا دیتے تھے بھوکے پیاسے
قتل ہو جاتے تھے زہر کو دانستہ کھا لیتے تھے اپنے ننگ و ناموس کی تباہی
اور ہتک کو گوارا کر لیتے تھے اور ظالمون کو اپنے پر ظلم کرنیکا بخوبی موقع دیتے تھے
اور اس خیال کے بعد شک و شبہ سے میرا دل صاف ہو گیا اور اون سردارونکے
سرداری مین مطلق شبہ نہ رہا اور بخوبی یقین ہو گیا کہ یہ وہی سردار تھے جنکی بابت
میرے سچے اور برحق نبی ابراہیم سے میرے پروردگار نے وعدہ کیا تھا۔
اب مجھے صرف اس بات کا یقین کرنا باقی رہا تھا کہ جنھون نے میرے سچے
سردارون اور پیشواؤنکو روکا اور اونکے مناصب کے نفاذ مین بر سبیل ظاہر
مزاحمت کی وے کیسے تھے اوسیوقت توفیق ایزدی نے مجھے خبردار کیا کہ
جنھون نے میرے سردارون کے نفاذ مناصب کو روکا وہ بھی ویسی ہی الزام
کے لائق ہین جیسے سچے اور برحق نبیون اور پیغمبرون کے مزاحم تھے مگر یہ فکر
گلوگیر ہوئی کہ آیا اون مزاحمون کو خود اپنا دشمن جاننا ضرور ہے یا نہین سو ہرگاہ ایسے
مزاحم خدا کے ارادے کے روکنے والے تھے گو حقیقی روک اونکے امکان مین
نہ تھی تو بھی وہ ضرور ایسے ہی خدا کے دشمن تھے جیسے وہ ہین جو خدا کی

غیظ و غضب کو تحمل کے وقار سے تھامے رہتا ہے جیسا کسینے کہا ہی نظم

بران بندہ سرکش و بے ادب	کہ باشد ازو مستحق غضب
کند ریسمانش دراز ان قدر	کہ باشد ازان بستگی بے خبر
شود آندم آگہہ ز بند نہان	کہ بر تن رگ و پے شود ریسمان

کیا تو نہین جانتا کہ بندون نے اوس خدای پاک سے مقابلہ کیا اور اوسکی آیات کو مٹانا چاہا چنانچہ مٹا ہی دیا اور اوسنے اپنے تحمل سے کچھ غضب نہین کیا اور جو کچھ سرکش بندون نے کرنا چاہا کرنے دیا کیا تو نے نہین سنا کہ پیغمبرونکو جنکی دعا مین بہت کچھ اثر تھا ظالمون نے انواع تکالیف سے قتل کیا + اور اوس موقع پر اونکو دعا کرنے کی اجازت نہ ملی کیا تو نہین جانتا کہ جو مردون کو قبر سے نکال کر زندہ کرتا تھا اور اندھون کو آنکھین دیتا تھا اور بھوکون کو روٹی بانٹتا تھا اور یہانتک قدر و منزلت بارگاہ خداوندی مین رکھتا تھا کہ لوگ اوسکو خدا کا بیٹا کہتے تھے پھر اوسکو کس بے ادبی سے کانٹون کی ٹوپی پہنائی اور صلیب پر چڑھا لے گئے اور اوسنے دم نہ مارا اور خوشی سے گردن جھکا دی اور خدا کی مرضی اور بے ادبون کے ظلم پورے کرنے کو صلیب پر چڑھ گیا اگر تو ان سارے حالات کو جانتا ہے تو پھر کیون حیرت کے دریا مین غوطے کھاتا ہے ٭

اس ہدایت سے مین پھر سنبھل گیا اور مجھے بخوبی یقین آگیا کہ میرے برحق سردار کی اوس زور و طاقت مین جو میرے پیدا کرنیوالے اور جہان پر حکومت رکھنیوالے

٭ قرآن باب ۲۰ آیت ۲۹ سے تا ۵۰ و فرقس باب ۱۵ آیت ۱۷ و ۳۶ و قرنتا باب ۲۳ آیت ۹ و ۴۴ و یوحنا باب ۱۹ آیت ۳۰ —

+ تاریخون سے باب ۱۴ آیت ۲۱ و ۳۰ —

عطائی

اوڑا کے اپنے مہمان کو کہلا دی تھی+ پیش کرکے اوس پادشاہ کو متنبہ کیا تھا یہ منا قشہ
بھی میرے انتباہ کے لیے پیش ہوا ہے اور فوراً مین نے اوس خدشہ کو
دل سے دور کیا کہ مزاحمان منصب سرداری کے نام گنا اور اونکے افعال کی نسبت
حکم لگانا مجھے نچاہیے بلکہ مجھے یقین ہوگیا کہ مزاحمان مناصب مذکور کون کون ہین
اب تو مجھے یقین ہوگیا کہ وہ بارہ سردار منجانب اوسی پیدا کرنیوالیکے
جس نے سچے پیغمبرون کو رہبری بندون کے لیے بھجوایا تھا دنیا مین ظاہر ہوے
تھے اور اگر اونکو منصب سرداری و ہدایت کا منجانب اوسکے نہوتا تو وہ ابراہیم سے
اونکا مذکور نکرتا اور جنھون نے اونکو روکا وہ بھی ایسے ہی الزام کے لائق ہین
جیسے سچے اور برحق نبیون اور پیغمبرون کے روکنے والے تھے مگر اس خیال نے
مجھے گھیر لیا کہ بھلا یہ ممکن ہے کہ جو منجانب پیدا کرنیوالے کی ہدایت و رہبری خلائق
کے واسطے مامور ہوتے تو پیدا کرنیوالا اونکا حامی و مددگار نہوتا اور زبردستی
کرنے والے اونپر غالب اکر مغلوب کر دیتے۔

حقیقت مین یہ خیال بہت بھاری تھا اور اوسکا اوٹھانا دشوار ہوگیا تھا
اور میرے ناخن فکر سے اس عقدے کا کھلنا بہت دشوار ہوگیا تھا مگر توفیق
ایزدی پھر میری رہنما ہوئی اور اوسنے مجھے یون تسلی دینی شروع کی کہ ای
دیوانے مواقع مختلف ہین کبھی خدا اپنے زور و طاقت کو دکھلاتا ہے اور کبھی
اپنے بندون کو موقع دیتا ہے کہ وہ اپنی خباثت کی تکمیل کرین اور اپنے

+ سمیریل کی دوسری کتاب باب ۱۲

اگر تم اصرار کرکے لوگون سے کہوگے کہ واہ جی وہ تو پگڑی میری ہی تھی تو بھی تمھین خبطی ہوگے اسواسطے کہ ایک ہی پگڑے بُننے والا سیکڑون پگڑی بنتا ہی اور سیکڑون کے ہاتھہ بیچتا ہے اب تم کہدو کہ لوگون کے خبطی بنانے سے تم اپنا خبطی ہونا اور حاکم کا عادل ہونا تسلیم کرسکوگے یا نہین اگر تسلیم کروگے تو خیر مجھے بھی خبطی جانو واگر نہین تو مجھے بھی سچا جانو اور اوس صادق کو اور اوسکی صداقت کے مصدقون کو بھی جھوٹا باور کرو اور اگر اسپر قناعت نہو تو چلو مین اپنی مخدومہ کے اقوال سنادون اور گو تم اونکو نہین دیکھہ سکتے مگر باسنادمین تمکو یقین دلادون کہ وہ اقوال درحقیقت میری مخدومہ کے ہین۔

بعد اوسکے پھر اوس پیر مرد کو اور صاحبون نے جو موجود تھے چھیڑنا شروع کیا اور یہانتک تنگ کیا کہ وہ مجھسے رخصت ہوکر اوٹھہ گیا و اور صاحب بھی جو میرے پاس بیٹھے تھے اور اوس پیر مرد کے سخنان پر اثر کو پوچ سمجھکر مقابلہ کرتے تھے اور انواع واقسام کے حجتون سے پیر مرد کی شکایت کی تکذیب کرتے تھے اوٹھکر چلے گیے۔

اونکے جانے کے بعد توفیق ایزدی نے میرے دل پر اثر کیا اور یہ خیال میرے دلمین پیدا ہوا کہ جسطرح اوس بادشاہ کے روبرو جسکی مناجات سے وحش وطیر غش کرتے تھے ایک سچے نے دو شخصون کا معاملہ پیش کیا تھا کہ ایک امیر تھا و دوسرا غریب مگر امیر نے مال ومنال رکھتے ہوئے دوسرے کنگال کی بھیڑ بان

اوس بزرگ سے پونچھا کہ آخر آپ کے بیان کی جو تکذیب یہ ساری بزرگوار کر رہے ہین
وجہہ اسکی کیا ہی اوسنے فرمایا کہ یہ تو ظاہر ہے کہ جو حسب ظاہر ان لوگون پر ظاہر ہے
یہ اوسکی پیروی کرتے ہین اور صادق کے فیصلے کو ایمان اور یقین کے خلاف ظاہری
قانون اور آئین کے مطابق جو پاتے ہین اوسکو سراہتے ہین اور مین تو اصل حقیقت پر
واقف اور مطلع ہون اور بخوبی جانتا ہون کہ میرے آقا نے گو کہ اپنے کل حقوق کو
وقف کیا تھا اور شے مدعا بہا میری مخدومہ کی بھی وقف ہی تھی مگر اور حقوق
عموماً سب پر وقف تھے اور جس حق کا میری مخدومہ نے دعوی کیا تھا وہ خاص
میری مخدومہ کے خاندان پر وقف تھا اور یہ بھی مین جانتا ہون کہ صادق کو بھی
اوس راز سے کما ینبغی آگاہی تھی اس صورت مین بھلا مین کیونکر اوسکے فیصلہ سے
راضی ہو جاؤن اور گو کیسے ہی جھوٹے دلائل اور قاعدے و قانون وہ بگھارے
مین اوسکو عادل کہون ای میان تمھین غور کرو کہ تمھارے سر سے ایک اوچکا پگڑی
اوتار کے لے بھاگے اور تم اپنی پگڑی پہچان کے دین و ایمان سے اوس پگڑی کو
اپنی پہچان لو اور مجرم کو گرفتار کرا کے عدالت کے روبرو حاضر کرو اور حاکم یہ حجت
کرے کہ ایسی ہی پگڑیان بہت سی بازار مین بکتی ہین اور جو کچھ گواہ وجہ شناخت کے
بیان کرتے ہین وہ قابل اطمینان نہین ہین کہ پگڑی تمھاری ہی ہے اور مجرم کو
چھوڑ دے اور پگڑی بھی تمھاری اوسکے حوالے کر دے تو اسمین تو شبہ نہین کہ
جو کوئی حاکم کا فیصلہ سنے گا واجبی ہی کہے گا الا تم کسطور سے راضی ہو گے اور

والد ماجد کو منظور تھا صادق نے کہا کہ آخر کوئی دستاویز یا گواہ میری مخدومہ نے کہا
کہ اول تو تمھین ناواقف نہین ہو واگر اسپر اصرار کرتے ہو تو خیر گواہ بھی حاضر ہین
مگر صادق نے گواہون کو اس عذر سے نامنظور کیا کہ موافق قانون شہادت کے پورے
نہین ہین اور دستاویز کو بھی قبول نکیا اور اپنی واقفیت پر عمل نکرکے دعوی کو نامنظور کیا۔
میرے آقا کے حقوق مین چونکہ منصب حکومت بھی داخل تھا اور اوسکو بھی
حق موقوفہ سمجھکر صادق قابض تھا اسلیے اوسنے فیصلہ لکھدیا اور نہایت قوی
اور زبردست دلائل ظاہریہ سے میری مخدومہ کے دعوی پر خط نسخ کھینچ دیا
کیا کہون کہ میری مخدومہ اور میرے مولا پر اوس فیصلہ سے کسقدر رنج ہوا اور
مجھ غلام کے دل پر کیا گذرا مگر زور کیا تھا مشہور ہے حاکم مارے رونے نہ دے
سوائے اسکے کہ ہم کوسین اور فردائے روز حساب پر اپنی داد کا پانا ملتوی کرین
کیا ہو سکتا ہے۔ اس تقریر کو سنکر اور لوگ جو بیٹھے ہوئے تھے سخت ناخوش
ہوئے اور فرمانے لگے کہ یہ بڈھا سراپا اتہام کرتا ہے اور ناحق ناحق ایک خدا پرست
اور عادل کامل اور سخی و باذل کو الزام دیتا ہے اور جو فیصلہ صادق نے کیا تھا
اوسکے ہر فقرے کی توضیح کرکے اوس پیر مرد کا پیچھا لیا اور اس طرح قائل کرنا
شروع کیا کہ وہ ڈھارین مار مار رونے لگا بار بار فرماتا تھا کہ مین تمھارے
دلائل و براہین سنون یا اصل معاملہ کو دیکھون مین ہرگز راضی نہونگا اور جسکو تم عادل
کہتے ہو ظالم ہی کہے جاؤنگا جب تقریر نے یہانتک طول کیا تو مین نے جھک کر

وہ وقف ہین یاد کیا تو ہر ایک اسپر آمادہ ہوا کہ متولی خود بنئے اور اہتمام
وقف کا خود لیجیے و میرے آقا کے قوت بازو کو اپنی گفتگو سے اسمین بہ رد و قدح
ثابت کیا کہ وہ لائق انصرام و اہتمام تولیت کے نہین ہی کیا عرض کرون کہ یہ
تقریر دلخراش سُن سُنکے میرا کیا حال ہوا لیکن بس کیا تھا سب متفق ہو گئے
اور اسپر تُل گئے کہ جسکو مین اپنے آقا کے بعد اپنا مولا جانتا تھا محروم کرین
آخر صادق صاحب کو متولی کر لیا اور حقوق موقوفہ سے متمتع ہونے لگے یہ
سنکر میرے آقا کے صاحبزادی کو جسکو مین اپنی مخدومہ کہتا ہون بڑا رنج ہوا
اور ہر چند میرے آقا کے دوستون نے معذرت کی مگر دلیل اور شہادت سے
ان عذرون کو مخدومہ نے رد کیا اور مونھ سے بولنا چھوڑ دیا۔
تب تو حضرت صادق نے جو کچھ کیا تھا اوسی پر اکتفا نہ کرکے میری مخدومہ کے حقوق کو بھی
شامل حقوق میرے آقا کے قرار دیا اور اوسکو بھی وقف گردانکر اپنے اہتمام مین لیا۔
میری مخدومہ نے لاچار ہو کر حضرت صادق سے فریاد کی کہ میرے حقوق مقبوضہ کا
اہتمام لینا تمکو ناروا ہے صادق نے کہا کہ دعویٰ بے دلیل مسموع نہین ہوتا اور جبکہ
ثبوت اسکا موجود ہے کہ آقا کے کل حقوق وقف ہین تو تمہاری شے متدعویہ
کیونکر مستثنےٰ ہے میری مخدومہ نے جواب دیا کہ لاکلام سارے حقوق وقف ہین
مگر میری شے مدعا بہا وقف خاص ہی اور تمتع اوس سے صرف میری خاندان کو پہونچتا ہے
و باقی حقوق وقف عام ہین جن سے سارے خدا پرستون کو نفع پہونچا نا میرے

اور اوس صاحبزادے کے شوہر کو اپنا قوت بازو تو جانتا ہی تھا مگر اکثر اوقات
اوس سے فرماتا تھا **شعر** تو من شدی من تو شدم تو تن شدی من جان شدم
تاکس نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری ✦ اور اوس صاحبزادی کے دو بچے
تھے جنکی خوشی و راحت کے لیے آقا نے اپنی استراحت کو ترک کر دیا تھا اور
اونکی خوشنودی کو خدا کی خوشنودی کے برابر سمجھتا تھا دفعتاً دنیاے ناپایدار
سے میرے آقا نے دل اوٹھایا اور عالم باقی کا ارادہ کیا و اپنے دوست و احباب
سے فرمایا کہ جو کچھ میرے حقوق ہین اونکو مین نے وقف کیا اور اوسکا متولی اپنی
قوت بازو کو کیا تم سب سے مجھے چشمداشت ہے کہ جسطرح تم مجھے جانتے تھے میری
قوت بازو کو جانتا اور جسطور سے مین اپنے پیارے بیٹی اور نواسون کی خاطر
کرتا تھا تم بھی دلداری کرنا ای یارو اگر تم میری بات نمانوگی تو یاد رکھنا کہ روز حساب کو
مین تمھارا گریبان پکڑون گا اور کسیطرح نچھوڑون گا غرض اس گفتگو کے بعد ساغر
حیات میرے آقا کا چھلک گیا وہ آفتاب جہانتاب برج خاکی مین غروب ہو گیا
کیا عرض کرون کہ دنیا آنکھون مین سیاہ ہو گئے ممکن نہ تھا کہ ایسے آقا سے
بچھڑ کر مین جیتا مگر موت اپنے اختیار مین نہین ہے مین جیتا رہا اور یہ حال دیکھا
کہ میرے آقا کے دوست اور احباب جو میرے آقا کے پسینے پر خون گرانے پر
آمادہ تھے اور جنکو مین کیا سارا زمانہ جانتا تھا کہ خیر خواہ صادق اور دوستان
واثق ہین کیا کہون اونھون نے جب میری آقا کے اس فقرے کو کہ جو کچھ میرے حقوق مین

کیا کروگے تم ہو یا کوئی امیر صدقے ہے ایمان پر جان فقیر

سنو اے آنکھین نکالنے والو اور غصہ ہونے والو مین صرف اپنے پیدا کرنیوالے سے ڈرتا ہون اور جو میرے پیدا کرنے والے سے نہین ڈرتا اور روز حساب سے نڈر ہے اوسکا مین خوف نہین کرتا اسمین چاہے حاکم ہو چاہے عامل ہو یا کاذب ہو یا صادق۔

جب تقریر یہانتک پہونچی تو مین نے اوس پیر مرد سے جسکے چہرے سے آثار بزرگی نمودار تھے کہا یہ تو مین سمجھا کہ آپ کی دانست مین آپ پر حق ہو یا ناحق ظلم ہوا ہے مگر آخر کہیے تو سہی کہ آپ کون ہین اور براہ مہربانی اوس کیفیت کو تو بیان کیجیے کہ جسکو آپ ظلم و بدعت جانتے ہین میرے اس سوال سے پھر اوس بزرگ کے مزاج کو تغیر ہوا مگر میری خاطر سے اوسنے فرمایا۔

سنیے مین ایک مرد گمنام غلام ایسے ایک آقا کا ہون جو خیر انام مشہور ہر شہر و دیار تھا اور وہ نام کا صادق بھی میرے آقا سے دم خیر خواہی مارتا تھا اور اپنے حسن عقیدت کا سو سو طرح اظہار کرتا تھا آقا میرا سخی ابن سخی تھا دولت دنیا کو بے حقیقت جانتا تھا زر و مال کو خاشاک و سفال کی برابر بھی نہین گنتا تھا جو کچھ سامنے اوسکے آتا تھا دوستون اور احباب صادر و وارد خدا پرستون کی نذر کرتا تھا سوائے اپنی بی بیون کے ایک لڑکی رکھتا تھا جسکو دل و جان سے پیار کرتا تھا اور اوسکی رضا جوئی کو آفرینندۂ لیل و نہار کی رضا جوئی سمجھتا تھا

بعد تعظیم و تکریم و اخلاق کے مین نے جو اوس بزرگ کا نام و نشان پوچھا تو اوسنے آہ سرد دل پُر درد سے کھینچی اور کہا کہ مین ستم کشیدہ ظلم رسیدہ ہون صادق نے جسکا نام آپ نے غالب ہے سنا ہوگا مصرع برعکس نہند نام زنگی کافور ❊ میرے مولا کو برباد کیا اپنا اور اپنے دوستون کا دل شاد کیا اسپر بھی وہ اکتفا نہین کرتا طرح طرح کے الزام اور اقسام اقسام کے اتہام رکھتا ہے ناحق ناحق بدنام کرتا ہے اور اس وجہ سے رونا اور جی کھونا میرا کام ہے جو وقت حال بربادی دین و ایمان یاد آتا ہے کیا کہون کیسا رنج و غم ہوتا ہے زمانہ آنکھون مین سیاہ ہو جاتا ہے ادھر وہ پیر مرد رو رو یہ کہہ رہا تھا اودھر اوس تقریر کے سُننے والون مین چونکہ نظم

سب تھے صادق کے نہایت معتقد
اور اوسکو جانتے تھے مجتہد

جانتے صادق کو تھے وہ سب فقیہ
اور اس بوڑھے کو کہتے تھے سفیہ

دمبدم غصے سے کہتے تھے وہ سب
تو بُرا کہتا ہے جسکو بے سبب

عارف و علامہ ہے وہ بیگمان
صادق و عادل ہے وہ کہفِ زمان

کب روا ہے تجھکو بُھتان تو کرے
جھوٹ کا برپا یہ طوفان تو کرے

سُنکے یہ روتا تھا بوڑھا زار زار
اور کہتا تھا وہ ہو کر بیقرار

حرف جو حق ہے کہونگا بیدریغ
گو پھرے گردن پہ میرے تیز تیغ

اور نفاذ مناصب نبوت مین مزاحمت کی کھڑے کیے جائین گے مگر مجھکو کیا ضرورت
ہے کہ مین اونکے مزاحمت کی تحقیقات کے لیے خود عدالت قائم کرکے امور
تنقیح قائم کرون اور خاص کسی کے جرم کے ثبوت اور عدم ثبوت پر حکم لگانا چاہین
اسواسطے کہ میرا حکم نافذ نہین ہوسکتا اور تحقیقات اور عدالت کے لیے ایکروز
مقرر ہے اور جسطرح مین مزاحمان مناصب نبوت کا شمار نہین کرسکتا اسطرح مزاحمان
مناصب سرداری و شہزادگی جسکو امامت کہنا درست ہوسکتا ہے نام گننے کی
حاجت نہین جانتا مگر میرے اس خیال سے میرے دل کو تشفی نہین ہوتی تھی
اور جسقدر مین چاہتا تھا کہ میرا دل اسطرف نجاوے اوسیقدر وہ اور گھبراتا تھا
اور کتابون کا انبار میرے روبرو جو رکھا تھا وہ مجھے پریشان کیے دیتا تھا آخر
دلکو کسیطرح قرار نہ آیا اور جسقدر مین نے ایسی جستجو سے انکار کیا میرے دل نے
اصرار کرکے مجھے لاچار کیا اور یہان تک میرا حال پہونچا تھا کہ اوس گھبراہٹ سے
میرا پتہ پانی ہوجاوے۔

مین تو اوسی فکر مین نہایت مشوش تھا کہ دس بارہ آدمی میرے پاس آگئے اور
گو اونمین سے کسی کا خیال میرے خیال سے متفق نہین تھا تاہم اونکا آجانا میری
زندگی کا باعث ہوا اور خاطر متفکر بٹ گئی اتفاق سے اونکے بیٹھنے کے بعد
ایک بزرگ سن رسیدہ نورانی چہرہ بھی آیا گو پہلے مین نے اوس عالی منش کو
نہین دیکھا تھا مگر اوسکے محامد اوصاف سن سن کر مشتاق ہو رہا تھا۔

تب تو فکر ہی نہین بلکہ ایک قسم کے غیظ و غضب کا اثر میرے دل پر محسوس
ہوا لیکن مین نے تحمل سے ضبط کیا اور اپنے مرجھائے ہوئے دلکو یون تسلی و تشفی
دی کہ ہرگاہ اون سردارون کا پیدا کرنا دونون جہان کے خالق کو منظور تھا
اور اونکو اعزاز و امتیاز دینا شروع سے مرکوز تھا کہ ابراہیم کو اونکے ظہور سے
خبر دی تھی اور عزت و وقار کے دینے کا وعدہ کیا تھا پھر بیت جسکو کرے عزیز
وہ خلاق دوسرا * اوسکو ذلیل کون کرے خلق مین بھلا * ہرگز مزاحمت
ظاہری سے اونکے وقار و منصب ہدایت و رہنمائی مین کچھ نقصان نہین آیا
وکالشمس بین النہار روشن و تابندہ و نفع رسان خلق و ہادی و مروج دین حق
رہے اور مزاحمت ظاہری جو واقع ہوئی اوسکا وقوع سچی راہ اور دین حق مین
پیشتر سے ہوتا آیا ہے اور سچے اولوالعزم پیغمبرون پر بھی یہ ہی سانحہ گذرا ہے
اس تشفی سے دل کے اضطراب کو سکون تو ہوا مگر یہ خدشہ پیدا ہوا کہ جنھون نے
روکا اور وہ خود ہادی دین بن بیٹھے اونکا عمل کیسا تھا اور اس خدشہ نے
سخت پراگندہ کیا مگر اوس گھبراہٹ کا بھی دفعیہ خود دل ہی نے یون کر دیا
کہ جنھون نے نفاذ مناصب ہدایت سے سرداران حقیقی کی مزاحمت کی اونکی
ذات خاص کو اوس روک ٹوک سے کسی غرض سے تعلق تھا اور اونکی لیے
چاہو عمرو ہو یا بکر ہو یا زید ہو ایک روز پاداش عمل کے واسطے مقرر ہے
اور ضرور اون مزاحمتون کے ساتھ جنھون نے سچے پیغمبرون کی اطاعت نہین کی

ایسا نظر نہ پڑا کہ جسپر الزام نفاق کا نہوا ہو تب تو میرا دل گھبرایا کہ ہرگاہ جھوٹون نے
جھوٹے دل سے پیغمبر کو سچا بنایا تھا تو پیغمبر نے کیون سچے دل سے اونھین سچا
سمجھا تھا اگر مین مان لون کہ جنھون نے پیغمبر کی صداقت پر شہادت دی تھی
وہ درحقیقت جھوٹے تھے اور صرف وہ ہی سچے تھے جو پیغمبر کے رشتہ دار اور
واسطہ دار تھے تو میرے سچے پیغمبر کی پیمبری مین اور سچائی مین بٹہ لگا جاتا ہی
حالانکہ سچے بازار مین کھوٹا سکہ نہین چل سکتا تب مین نے جرأت سے کام لیا
اور ہمت کو نہ ہارا اور کیل کانٹون سے نہ گھبرایا تو کھل گیا کہ میرے پیغمبر پر جنھون نے
گواہی دی ہرگز اونھون نے دنیا کے لیے گواہی نہین دی اور میرا پیغمبر خدا کی
سلطنت کے راستے کا عصا اور صداقت کا دوست اور شرارت کا دشمن تھا
اور اپنے سے زیادہ خوشی کے تیل سے مصاحبون کا مسح کیا تھا۔

اسکو تو مین نے سمجھ لیا مگر اوسکے بعد وہ پرغم دریا نظر آیا جسمین پیغمبر برحق نے غوطہ
مارا اور اپنی صورت کے دکھلانے کا قیامت پر وعدہ کیا اور اپنی جگہ بارہ سردارون
موعودین سے ایک کو چھوڑ دیا کہ وہ قائم مقام ہو کر سرگرم ہدایت ہو مگر وہ سردار
موعود زبردستیون سے روکا گیا اور بظاہر ہدایت کرنے سے باز رکھا گیا اور روکنے
والون نے بلا لحاظ اور حجتون کے اسکا بھی خیال نہین کیا کہ سچے پیغمبر کی جگہ استحقاقاً
اوسکو بیٹھنا چاہیے جس سے رجس خداوند حقیقی نے دور کیا ہو اور علانیہ بیگناہی
اوسکی ظاہر کر دی اور سچے نبی نے اپنی عبا اوڑھا کے پہنوا دیا مگر خلاف اوسکے اونھون نے کیا

کہ جو دعوے پیروی احکام سچے پیغمبر کے کر رہے ہین خود اونکے اقوال مین بڑا
اختلاف ہے ایک تو کہتا ہے کہ پیغمبر برحق کا یہ حکم ہے دوسرا کہتا ہے کہ ہرگز
نہین تیسرا کہتا ہے کہ اس حکم کے ہونے پر دلیلین ہین چوتھا کہتا ہے واہ
اس حکم کے ہونے پر یہ حجتین ہین پانچوان کہتا ہے کہ بارہ مین کے ایک
سردار نے یون فرمایا ہے چھٹا کہتا ہے کہ ہو ہی نہین سکتا اسواسطے کہ یہ
قول خدا کی کتاب کے خلاف ہے اور سردار سے ممکن ہی نہین کہ برعکس کتاب
الہی کے فرماوے ساتوان کہتا ہے کہ کتاب الہی کے معنی ہم تم سے بہتر سردار
ہی سمجھتا تھا اور ہمارا تمھارا صرف یہ ہی کام ہے کہ جو کچھہ سردار نے کہا ہے کلام الہی کو
اوسکے خلاف نہ جانین یہانتک تو خیر مین اولجھہ اولجھہ کے اپنی فکر کے قدمونکو
اوٹھاتا تھا اور آگے بڑھتا ہوا چلا جاتا تھا کہ میری نظر ایسے میدان پر خار مین
گذری کہ جہان بڑے بڑے ببول کے کانٹے ہی نہین بچھے ہوئے تھے بلکہ
ساری سطح پر موٹی موٹی آہنین کیلین جڑی ہوئین تھین کہ جسپر نظر کا جمنا
مشکل تھا بہزار مشکل مین نے اپنی نظر کو سنبھالا تو بھی قریب جنون کے
میرا حال پہونچا اسواسطے کہ مین اون اقوال کے جال مین جا پھنسا جنسے
یہ ظاہر ہوتا تھا کہ میرے سچے پیغمبر کی صداقت پر جنھون نے گواہی دی وہ
منافق اور دنیا طلب تھے اور محض دنیا کمانیکے واسطے اونھون نے
پیغمبر کو سچا ظاہر کر رکھا تھا اور معدودے چند آدمیون کے سوای کوئی بھی

دنیا مین رہنا اور حیات کے دن پوری کرنا ہی چنانچہ تیرھوین صدی کا وہ
زمانہ معلوم ہوا اور بہت سے آدمی مجھے ملے مگر مین ایسے آدمی کو ڈھونڈھتا تھا
جو اوس سچے ہادی کے احکام کی متابعت ٹھیک ٹھیک کرتا ہو سچ ہے جوینده
یابنده ایک صاحب ملے اور مین نے اونکو اپنے سچے ہادی کے طریقہ پر سلام کیا
اونھون نے بھی فوراً اوسی سچے رہنما کی تعلیم کے موافق جواب دیا مین اونکے
ملنے سے خوش ہوا اور نہایت ادب سے مین نے اونسے التماس کیا کہ مین بھی
آپ لوگون مین رہنا چاہتا ہون وہ بہت خوش ہوئے اور کئی بزرگوارون سے
میری شناسائی کرادی اور مین اونمین رہنے کو راضی ہو گیا۔

پھر دوسری التجا اون بزرگ کے روبرو مین نے پیش کی کہ مجھے وہ سارا ذخیرہ
کتابون کا جو تیرہ سو برس مین ہمارے سچے پیغمبر کے دین کے پیرووں نے
جمع کیا ہے عنایت کرین اور مین اونکا بہت شکر گزار ہون کہ اونھون نے
کتابون کے دینے پر ہی اکتفا نہین کی بلکہ بہت کچھ مجھے تعلیم بھی کی چنانچہ چند روز مین
مین نے اون لوگون کی تصانیف کو جنھون نے بڑے زور شور سے دعوی کیا تھا
کہ اپنے سچے اور برحق پیغمبر کی راہ پر ہمیشہ چلتے رہے ہین مطالعہ کیا اور جہان جہان
مجھے شبہ ہوا اوسکو رفع کیا **بیت** تمتع زہر گوشہ یافتم + زہر خرمنی خوشہ یافتم +
تھوڑے دن مین مجھکو اسقدر سلیقہ بہم پہونچا کہ مین خود اون مختلف مصنف کے
اقوال کو دوسرے مصنف کے قولون سے مقابلہ کرنے لگا تب تو معلوم ہوا

سمجھکر گھبرائین اور گمراہون کے بہکانے سے کچھ کا کچھ بک ڈالین مگر اس ہماری
فہم کے قصور سے تیرے کلام مین خلل نہین ہے ابراہیم سے وعدہ کرکے اسمعیل کے
پوت کو جو تو نے ہماری ہدایت کو بھجوایا اور اونکے بعد بارہ سردار ہماری ہدایت کے لیے
بھجوائے وہ سب سچے اور گناہون سے پاک اور پاک کرنیوالے تھے اونھون نے ہماری ہیری کی اور
اونکی بتلائی ہوئی سچی راہ پر ہین ہم ضرور مرینگے اور مرکر پھر ایک روز جیین گے
اور تیرے حضور مین زندگی کا حساب دینے کو حاضر کیے جائین گے اور ہمکو اسپر
بھروسہ ہے کہ تو نے اپنے سچے پیغمبر اور اوسکے جانشین بارہ سردارون کو
ہماری بخشش کے واسطے سفارش کرنیکا اپنی کمال مرحمت سے مجاز کیا ہے اور
اوس اجازت پر ہمکو یقین ہے کہ ہماری مغفرت کے واسطے وہ ساعی ہونگے
اور ہمکو سچائی سے اسپر بھی یقین ہے کہ بارہوان شاہزادہ جو ہمارے ساتھ دنیا مین
موجود ہے اوس سے تیرے برحق اور سچے پیغمبر کا وہ قول بھی سچا ہوا کہ تو نے
ہمارا تسلی دینے والا ایسا ہی بھجوایا جو ہمیشہ ہمارے ساتھ ہے + یہانتک مین
کہہ چکا تھا کہ سو گیا اور وہ میرا خیال معطل ہو گیا سچ ہے جو سوئے وہ کھوئے کیا کہون
صبح کے وقت جب اوٹھا مرغ سحر کے غل سے تو حسرت سے دل پژمردہ تھا اور
غبار رنج و افسوس سے دل اٹا ہوا تھا جیون تیون مین نے اپنے دل کو یکسو کیا
اور مونھ ہاتھ دھوکر اپنے اوس سچے رہنما کی ہدایت کے موافق وضو کیا اور نماز
پڑھی اور گھر سے نکل کے متلاشی ہوا تا اون لوگون کو ڈھونڈون جن مین مجھے

+ یونس باب ۱۵ آیت ۹ لوقا ۲۴ آیت ۴۹ -

دنیا مین

تمام روے زمین کو ڈبو دیوے ملک کو تباہ کرتا ہے سلطنتون کو ایکدم مین
بگاڑ دیتا ہے جنکو تونے ہدایت کے لیے بھجوایا وہ سب تیرے بھیجے ہوے
اور تیرے حکم بجا لانے اور تیرے پیغام پہونچانے والے اور وعدہ و وعید کے
سنانے والے تھے مگر سب تیرے بندے تھے اور گو پاک اور بے گناہ اور
عزت دار بندے تھے مگر بشریت کی حالت مین تھے اور ضروریات اور تعلقات
بشری مین مبتلا تھے مگر تیرے احکام کی تبلیغ مین سرگرم تھے اور روح القدس
کے الہام سے جو کچھ اونھون نے ہمکو کرنے و نکرنے کی ہدایت کی اوسمین ہرگز
لغزش کی گنجایش نہین ہے تیرے انعام بیحد سے وہ ہر طرح کا اختیار رکھتے تھے
اور تونے بہت کچھ اپنی مہربانی سے ہماری بخشش کے بندوبست کے واسطے
اونھین اختیار دیا مگر اون مین سے کوئی تیرے منصب مین ساجھی نہین تھا تو
اختیار رکھتا ہے کہ عورت و مرد کو اپنی صرف حکم سے پیدا کرے خواہ صرف مرد ہی
سے عورت کو یا عورت ہی سے مرد کو پیدا کرے اور چاہے عورت و مرد کی ترکیب
سے زن و مرد کو پیدا کرے ایخدا آخر مین تونے ہمکو وہ موعود عنایت کیا جو ہماری
رہنمائی اور تسلی کے واسطے آیا اور سچی راہ ہمکو دکھلائی اور وہ راہ تجھتک پہنچنے کی
راہ ہے اور جو کتابین تونے اپنے سچے اور برحق پیغمبرون کو دین وہ سچی
ہین اور جو کچھ اونمین لکھا ہے بلا کم و کاست سب سچا ہے ہم جو اوسکے مطالب کو
نہ سمجھین تو ہمارے فہم کا قصور ہے اور ہماری کم فہمی اور جہالت ہے کہ ہم کچھ کا کچھ

سارے دنیا کا اور جو کچھ اوسمین ہے تو ہی خالق ہے اور جو کچھ دنیا مین ہے اور
ہمکو نظر آتا ہے یا جسکو ہم سنتے ہین یا جو ہمکو محسوس ہوتا ہے وہ تیری ہی مخلوق
ہے جتنے جاندار دنیا مین ہین سب تیری تسبیح کرتے ہین اور جتنے انسان چاہو
کسی صورت سے دنیا مین آئے اور چاہے جس عزت سے تو نے اونکو فخر دیا
تیرے بندے تھے اور صرف تو ہی اون سب کا معبود ہے تجھکو ہر قسم کی قدرت
ہے اور تو ہی ہر شے پر قادر ہے تجھکو کچھ ضرورت اسکی نہین ہے کہ تو انسان کی
شکل مین ظاہر ہو یا کسی انسان کو اپنے نور کا ساجھی ٹھہراوے تو ایک دم مین
ساری دنیا کو نیست و نابود کر سکتا ہے اور تمام زبردستون کو جنھین تو نے
پیدا کیا ہے بے اسکے کہ انسان یا کسی حیوان کی صورت سے دنیا مین ظاہر ہو
حرف غلط کیطرح سے مٹا سکتا ہے اور پھر صرف اتنے تیرے کہنے سے کہ دوسری
دنیا بن دوسری دنیا بن سکتی ہے تیرے نور سے اگر کوئی انسان پیدا ہو سکتا ہی
تو سب تیرے نور سے پیدا ہوئے ہین اور اگر کسی انسان کا تیرے نور سے پیدا ہونا
ممکن نہین ہے تو کوئی انسان تیرے نور سے پیدا نہین ہوا تو اپنے پیدا کیے ہوئے
انسان ہی کو نہین بلکہ اپنی مخلوقات مین سے جس سے چاہے اپنا کام کرا سکتا ہی
اور بے حیلے و تدبیر کے جو چاہے کر سکتا درخت کو قوت نطق دیتا ہے
انسان کو گونگا کرتا ہے ندی کو خشک کر دیتا ہے زمین کو اولٹ دیتا ہے
پہاڑون کو دھنکی روئی کی طرح چاہے اوڑا دے سمندر اور دریا مین چاہے تو

مِئُودِ شِنِیم عَاسَارَ نِسِیئِیم یُولِیدُ وَنَشِیتُو لِغُوِی کَادُول اس وعدی کے یاد آنیسے
مجھے اپنی عقیدت پر جو اوس شہسوار عرصۂ مغرب و مشرق پر ہوگئی تھی نہایت وثوق ہوا
خصوصًا جب اوسنے پکار پکار کر یہ ہی کہا کہ مین ابراہیم کی ملت زندہ کرنے آیا ہون اور
ابھی خدا کا وہ وعدہ جو ابراہیم سے اسمٰعیل کے حق مین کیا تھا پورا نہین ہوا ہی مگر وہ
وعدہ پورا ہوگا اور یسعیاہ نبیؑ کی خبر سچّی ہوگی اسواسطے کہ ہنوز میرے بعد بارہ
شہزادے اور سردار اَور آنے کو ہین جو خدا کا کام بناوینگے اور خدا کی راہ کو
سوارینگے اور وہ گناہون سے پاک ہونگے اور میرے پیرون کو گناہون سے
بچاوینگے خدا کے بندون کی رہنمائی کا بھاری بوجھ اوٹھاوینگے اور ہزارون
دقتون اور مصیبتون مین پڑکے اپنے پیدا کرنیوالے کے حقوق کو نہ بھولینگے
اور طرح طرح کے ظلم و جبر سہینگے اور ہرگز ہرگز اپنے کام سے باز نہ رہینگے
اور خدا کی عظمت و جلالت و عدالت سے بندون کو ڈراتے اور اوسکی انواع
نعمت و مرحمت و شفقت سے مطمئن کرتے رہینگے۔

اس وعدے کے سنّے سے مجھے ویسا ہی یقین ہوگیا جیسے خدا کے وعدی کو
ابراہیم نے روح القدس کی مدد سے کہا تھا اور یسعیاہ نبی نے کیا تھا پھر تو مجھے کچھ
شک و شبہ کسی قسم کا نہ رہ گیا خوشی کی نیند آنکھون مین چھاگئی اور پاؤن
پھیلا کے مین پلنگ پر لیٹا اور یہ عہد باندھا۔

ای خدا تو برحق خدا ہی تیرا کوئی شریک نہین ہی نہ تو کسی سے جنا گیا نہ کوئی تجھسے جنا گیا

* یسعیاہ باب ۴۲ آیت ۱۔

کہ اے میرے پیدا کرنیوالے مین تجھسے اس راہ دکھلانیوالے کو چاہتا ہون اور اے میرے
راہ دکھلانے والے تجھسے مین اپنے پیدا کرنے والے کو چاہتا ہون اب تو میرے
ساتھی بھی ہوگئے اور میری دل سے یہ خطرہ جاتا رہا کہ مجھکو کوئی مجنون کہے گا اور
بیدہڑک کہنے لگا کہ ای خدا ای میرے پیدا کرنے والے ای میرے سلامتی رکھنے والے
آئے وہ آئے وہ کہ جب چاہے مجھے عزت دے اور جب چاہے ذلت ای وہ میرے
پناہ دینے والے کہ جب چاہے مجھپر مرحمت کرے اور میرے گناہ بخش دے اور
جب چاہے عدالت کرکے مجھے معذب کرے تو سچا ہے اور وہ سب جنکی سچائی
تیری سچی راہ دکھلانیوالا کرتا ہی وہ سب سچے ہین اور وہ سب جھوٹھ ہے جسکو
تیرا سچا نبی جھوٹ کہتا ہے تیرا قول سب سچا ہے اور کہین اوسمین فرق نہین ہوتا
تو ہی برحق خدا ہے تو جب گناہ دیکھتا ہے ناخوش ہوتا ہے پھر جب خوش ہوتا ہے
تب بلا کسی حیلے اور بہانیکے جیسا کریمون کا دستور ہے معاف کرتا ہی تو نی آدم کو
بہشت سی نکالا اور پھر تو آدم اور اوسکی نیک اولاد کو اپنی رحم و کرم سی بہشت مین داخل کریگا۔

مین نہایت صداقت سے خدا کے سچے اور پاک اور پکے وعدون کو یاد
کر رہا تھا کہ خداوند کا وہ وعدہ یاد آیا جو اپنے سچے اور برحق نبی ابراہیم سے
کیا تھا کہ مین اسمعیل کو بذریعۂ مادمادر کے برومند کرونگا اور اوسے بہت بڑھاؤنگا
اور اوس سے بارہ سردار پیدا ہون گے مین اوسے بڑی قوم بناؤن گا +

وَلِاِسْمٰعِیْلَ سَمِعْتُکَ ھٰذِہٖ بَرَکْتِیْ اُوْتُو وَاُفْرِیْتِیْ اُوْتُو وَاُھْرِیْتِیْ اُوْتُو بِمُعُوْد

+ کتاب پیدائش باب ۱۷ آیت ۲۰

اسی کی طرف پھرے گی قومون کی دولت اسی کے پاس فراہم ہوگی اونٹ
کثرت سے آکے اسے چھپالین گے اور سونا و لُبان لاوین گے اور خدا کی
تعریف اور بشارتین سنائین گے پس یہ جو نجات کی بابت کہہ رہا ہی روح القدس
اوس سے کہلواتا ہے اور جو کچھہ مغفرت کی ترکیب وہ بتاتا ہے اور دنیا مین اپنے
رہنے سہنے کی بابت لوگونکو سکھلاتا ہے وہ روح القدس ہی اوسکو سکھلاتا ہے
اور اور غور کرکے اوسکی ترکیب وعظ و نصیحت اور کیفیت معاشرت کو دیکھنے لگا تو
ظاہر ظہور مجھے نظر آیا کہ وہ بے ہمہ اور باہمہ ہے دنیا سے کوسون دور بھی ہے
اور نزدیک بھی ہے مگر جو کچھہ وہ کرتا ہے وہ اورون کی بھلائی کے لیے کرتا ہے
اور بمقتضاے بشریت جو فعل اپنے اعراض لابدی کے رفع کرنے کے واسطے کرتا ہے
اوس سے بھی اپنے لیے بہت کم نفع اوٹھاتا ہے۔

یہ حال دیکھہ کے مجھے یقین ہوا کہ جس راہ پر وہ چلتا ہے وہ ہی سیدھی راہ ہے
اور جو اوسکی راہ پر چل رہے ہین وہ ہی راست باز ہین اور اونھین کے ساتھہ دنیا مین
رہنے سے چین اور عقبے مین نجات ہے یہ سمجھکر مین اوسکی راہ پر چل نکلا اور اوسکے
طریقے کو دیکھکر مجھے ویسی ہی تسلی ہوئی کہ جیسی خدا کے پہچاننے سے ہوئی تھی اور
جسطور سے مین اپنے پیدا کرنیوالے کی حمد سے خوش ہوتا تھا اور میرا دل اچھل اچھل
پڑتا تھا اوسیطور سے ایخدا کی راہ دکھلانیوالے اے میرے نجات دینے والے
کہہ کہہ کر نعت کرنے لگا اور میرے دل و روح کو مزہ ملنے لگا دمبدم یہی کہتا تھا

اور جو میرے پہلے کے حکمون کی پوری تعمیل نہین کریگا اور میرے آنیکی خبر کو
ٹھٹھون مین اوڑاوے گا اور خدا کی وحدانیت مین بٹہ لگاویگا اوسکو تلوار
کے گھاٹ سے اوتار کے جہنم کے دریاے عمیق مین جسکی تھاہ نہین ہے ڈہکیل
دونگا جب مین نے دیکھا کہ وہ شہسوار گھڑ چڑھون اور شتر سوارون کی فوج
لیے ہوے آفتاب کیطرح بڑھتا ہے اور اوسکے برابر ایک قطار مین بارہ ستارے
بڑی چمک دمک سے روشن ہین اور جیسے جیسے وہ شہسوار آفتاب کے مانند
آگے بڑھتا ہے ستارے بھی ایک کے بعد دوسرے لگاتار اپنی اپنی جگہہ سے
سرکتے ہین تب اوس عظمت وجلال کے شہسوار کو دیکھتے ہی مجھے اوس
جلیل الشان بادشاہ کی مناجات یاد آئی جسکے الحان اور بیان پر وحش وطیر
از خود رفتہ ہو جاتے تھے اور جس مناجات کو × روح القدس کے ذریعہ سے
اوسنے گایا تھا یاد آئی اوس مناجات کے یاد آتے ہی مین نے اوس جرار
بیخوف اور دلیر سوار کو پہچان لیا کہ یہ تو وہ ہی پہلوان ہے جو حشمت اور بزرگواری
تلوار کو حمایل کرکے اپنی ران پر لٹکائے ہے اور سچائی اور ملائمت اور صداقت
کے واسطے اقبالمندی سے بڑھا ہے اب تو مجھے شک نہین رہا اور اوسکے نورانی
جمال سے سارے جہان کو روشن سارے معائب کو معدوم اور تمام دنیا کو
انواع واقسام کے محاسن سے مزین دیکھکر مجھے یقین ہو گیا کہ یہ شہسوار نورانی
وہ ہے جسکے پاس قیدار کی ساری بھیڑیان جمع ہونگی سمندر کی فراوانی

+ یسعیاہ باب ۲۱ —

× یسعیاہ باب ۶
زبور ۶۰ آیت ۵

اوسکے غائب ہونے سے یہ تو مین سمجھا کہ وہ نور اگرچہ ہماری آنکھون سے
اوجھل ہوگیا اور ہمکو نظر نہ آویگا مگر حقیقت مین وہ آفتاب غروب نہین ہوا الا
نورانی ملک مین وہ ہدایت کرنیکو چلا گیا اور بلند مرتبہ ہوکر تخت بادشاہت پر
بیٹھہ گیا ہے اور ہمکو خاکی ملک مین چھوڑ گیا ہے تب مین اوس موعود کی تلاش
اور جستجو مین سرگشتہ اور پریشان ہوا مگر افسوس کہ رات ہوگئی اور جنگل سن سنانے لگا
تو مین نے اپنے دل کو سمجھایا کہ مت گھبرا دیکھہ بہت کچھہ پتا لگا ہے آیندہ بھی
یون ہی پورا پتا مل جائیگا اور جس گروہ مین تجھکو راستی سے رہنا جائز ہے اوس
گروہ کا ٹھکانا مل جائیگا اوٹھہ جنگل سے اوٹھہ اور آبادی مین چل لاچار مین اوٹھا
اور اپنے کلبۂ احزان مین آیا مگر دریاے فکر مین مستغرق تھا کہ دفعتاً میرے دل مین
ایک خیال بجلی کیطرح کوندھا اور آنکھون کے آگے روشنی پھیل گئی اور ایک شہسوار
نظر آیا جو بڑی شان و شوکت سے جاہ و جلال کی تلوار حمائل کیے ہوے اور
صبر و برکت کا لباس پہنے ہوے خدا کی عظمت و جلال کا ڈنکا بجاتا ہوا اور
بلا خوف و دہشت اعلان کے ساتھہ یہ کہتا ہوا کہ ایک خدا ہے ایک خدا ہے
کوئی اوسکا شریک نہین ہے وہ خدا ہے جو کسی سے پیدا نہین ہوا اور نہ اوس سے
کوئی پیدا ہوا ہے جو میرے اس اعلان پر کان لگاویگا اور اوس خدای واحد پر
دھیان کریگا اور میرے پہلے پر یعنی جو میرا سا کام کرنیکو مجھسے پہلے یہان آیا تھا
اور میرے آنے کی خبر کو پکار پکار کے کہہ گیا ہے اعتبار کریگا اوسکا بیڑا پار ہے

جو خدا کا کام کرتا ہے۔

یہ سمجھ کی میرا دل ایسا اوسکی طرف کھنچ گیا کہ جیسے کہربا مین تنکا لپٹ جاتا ہے اور اوسکے پاؤن پر مین نے اپنا سر رکھدیا اور مین نہایت خوش ہوا کہ اب مین راستی کے رستہ پر پہونچا مگر افسوس ہزار افسوس کہ دفعتاً اوسکے کوچ کا ڈنکا بجا اور وہ بادشاہ بادشاہان یہ کہتا ہوا کہ خاطر جمع رکھو مت گھبراؤ مت گھبراؤ مین اپنے خدا سے درخواست کرونگا اور وہ تمھین دوسرا تسلی دینے والا بخشیگا کہ ہمیشہ تمھارے ساتھ رہے + دیکھو مین اپنے باپ (یعنی خدا) کے اوس موعود کو تمپر بھیجتا ہون × اس خبر سے فی الجملہ مجھے تسکین تو ہوئی مگر بار بار جی چاہتا تھا کہ مین بھی اوسیکے ساتھ وہان سے گذر جاتا لیکن افسوس جب یہ قابو نہ چلا تو یہ خواہش میرے دل مین بھر گئی کہ کسی طرح سیدھی راہ کا نشان اس نور خدا سے جسمین روح مقدس بھری ہوئی ہے پوچھ لون ‡ مگر اوسکے صدقے کہ اوسنے آپ ہی فرمایا کہ وہ تسلی دینے والا روح القدس ہے جسکو میرا باپ (یعنی خدا) میرے نام سے بھیجیگا وہ تمھین سچ خبرین سکھلاویگا اور سب باتین جو کچھ مین نے کہین ہین تمھین یاد دلاویگا ‡ اوسوقت مین بخوبی مطمئن ہوگیا کہ جیسے اس نور خدا مین روح القدس بھری ہوئی ہے ویسا ہی وہ موعود آنیوالا بھی نورانی ہے اور اوسمین بھی روح قدس بھری ہوگی مین اسی حیص بیص مین تھا کہ آنکھون کے آگے سے وہ پیکر نورانی آسمان کی جانب بلند ہوکر غائب ہوگیا

+ یوحنا باب ۱۵ آیت ۱۶ × لوقا ۲۴ آیت ۴۹ # لوقا باب ۱۲ آیت ۲۱ ‡ یوحنا باب ۱۵ آیت ۲۶ —

آنکھون کے سامنے پیدا ہوا ہمارے سامنے ہماری طرح رحم کے ناپاک اور متعفن
قید خانہ سے قید کی میعاد بھگت کر چھوٹا پھر کیونکر یہ خدا ہوا یہ ہرگز خدا نہین ہے
یہ کوئی دھوکے باز عیار ہے نظر بندی کرتا ہے اور اپنے عیب لوگون کی
نظرون مین ہنر کرکے دکھلاتا ہے اس حال کو دیکھکر مین نہایت گھبرایا اور
بیخود ہوکر سوچنے لگا کہ یہ کیا نور ہے کہ جسپر آنکھ نہین ٹھہرتی اور دل بیخود ہوکر
ایسا اوسکی طرف کھچا جاتا ہے جیسے مقناطیس کی جانب لوہا یہ تو سچ مچ خدا ہی
معلوم ہوتا ہے مگر مخالفون کا قول بھی جو میرے دل کی ترازو کے دوسرے
پلڑے مین تھا اوسکی عظمت و جلال کو تولتا تھا اور اوسکی الوہیت کا وزن
اس سبب سے کہ وہ بھی ہماری طرح پیدا ہوا اور رحم کے قید خانے مین مقید رہا
اور حیض کے خون کو پی پی کر بڑھا نہ تلتا تھا اس تشویش مین قریب تھا کہ میری
جان گھٹ جاوے اور کلیجہ مونھ کے باہر نکل آوے مگر میرا دین و ایمان و
جان و قوت اوسپر صدقے کہ اوسنے اوس مصیبت مین میرے حال پر رحم کیا
اور مجھکو جان کنی کے عذاب سے یہ کہکر نجات دی - ارے نادان مین ابن
آدم ہون تمھاری بخشش کا وسیلہ ہون خدا نے تمھاری نگہبانی کو مجھے بھیجا ہی
خدا نے میرے ذریعہ سی اپنے آپ کو تمھین پہچنوایا ہے یقین کرو کہ مجھ مین خدا ہے
اور مین خدا مین ہون تب تو مین سمجھ گیا کہ حقیقت مین وہ خدا کا کام کرنیوالا ہی
اور گو خدا نہین ہے مگر خدا سے جدا بھی نہین ہے اور ایسا بندہ خدا ہے

اس خیال سے مین ایسی حالت مین پہنچ گیا جیسے کہ روح تن سے مفارقت کرتی ہے
اور نزع کی حالت طاری ہوتے ہی تو بھی مین اپنی خیالی تصور مین یہ کہتا ہوا چھٹا
کہ اے میرے پیدا کرنے والے اور اے میری جان دینے والے مجھے ایمان دے
اور اسوقت میری مدد کر اور جو تیرے سچے اور دل سے ستایش کرنے والے
اور تیرے پکے اور مضبوط و سیدھے رستے پر چلنے والے ہین کہ جہان چور رہزن
قضاق ڈاکو سے امن ہے اونمین مجھے بھی شامل کردے اور ایدھر اودھر دوڑ
دھوپ کرکے ایک جگھہ پہونچا جہان ایک جمال جہان آرا کو دیکھکر محو ہوگیا وہ تاجدار
شوکت و عظمت تھا وہ ہر تعلق سے بری تھا وہ مردون کو زندہ کرتا تھا بیمارونکو
چنگا کرتا تھا اندھون کو بینا اور کمزورون کو توانا کرتا تھا گنھگارون سے بخشش کا
وعدہ کرتا تھا سیدھی سادی باتون سے سنگدلون اور سخت باطنون کے
دلون کو موم کیطرح نرم کرتا تھا اور باوجود ان سب قدرتون کے ادنی ادنے
آدمیون سے ملتا اور معانقہ کرتا تھا اوسکے اس حال کو دیکھہ دیکھکر ساری میدان کے
لوگ دوڑ پڑتے تھے اور اے خدا اے خدا تو ہی خدا ہے تو ہی سچ مچ خدا ہے
تو ہی زندہ اور ابد الآباد خدا ہے کہہ کہکر قدمون پر گرتے تھے اور اپنی اپنی نجات
کے واسطے التجا کرتے تھے اور وہ خوشی خوشی ہر ایک کے سر کو اوٹھا کے چھاتی سے
لگاتا تھا اور کہتا تھا کہ مین بھی تمھین ایسا بندہ ہون مگر باوجود اوسکے اس جلالت و
عظمت اور غربت و انکسار کے بعضے سنگ دل مونھہ پھیر لیتے تھے اور کہہ کہکر کہ ہماری

کہین زیادہ ہے تیری ہونٹھون مین لطف بٹایا گیا ہے اسی لیے خدا نے تجھکو ابد تک
مبارک کیا ای پہلوان اپنی تلوار کو جو تیری حشمت اور بزرگواری ہے حمائل کر کے
اپنی ران پر لٹکا اور اپنی بزرگواری سے سوار ہو اور سچائی اور ملائمت اور صداقت
کے واسطے اقبال مندی سے آگے بڑہ و تیرا دہنا ہاتھ تجھکو سب کام سکھلاویگا
تیرے تیر تیز ہین لوگ تیرے نیچے گرے پڑتے ہین وہ پادشاہ کے دشمنون کے
دل مین لگ جاتے ہین تیرا تخت ای خدا ابدالآباد ہے تیری سلطنت کا عصا
راستی کا عصا ہے تو صداقت کا دوست اور شرارت کا دشمن ہے اس سبب سے
خدا نے تجھکو خوشی کے تیل سے تیرے مصاحبون سے زیادہ مسح کیا۔

جیسی ہی یہ مناجات ذہن مین گذری عجب طرح سے میرا دل امنڈ آیا ابھی
قبرستان کی سیر مین محو تھا کہ عرصۂ محشر آنکھون کے آگے پھر گیا گنہگارون کا
بلکنا بے گناہون کا خوش ہونا بدکارون کا نیچا سر ٹنڈیان کسا ہونا نیکو
شعارون کا اوچھلنا اور اوبھرنا وہوا دارون پر گلگشت کرنا سامنے دکھلائی دیا
مگر جو شکل میرے دل مین تھی اوسنے وہان بھی میرا پیچھا نہ چھوڑا اسواسطے کہ لاکھون
کرورون بے شمار آدمیون کا انبوہ جو وہان نظر آیا تھا وہ سب گروہ گروہ مین
منقسم تھا اور ایک گروہ کا دوسرے گروہ مین جو مل جاتا تھا وہ ایسا پہچان لیا
جاتا تھا کہ جیسے ایک کوا بگلون کے جھنڈ مین نظر آتا ہے تب تو مین سخت گھبرایا
کہ اگر دنیا مین رہکر مین الگ تھلگ رہون تو آخر یہان کیا کرون۔

عظمت نمایان تھا مین نے پہچانا کہ یہ قبر تو اوس بادشاہ جلیل الشان کی ہے
کہ جسنے تمام دنیا پہ پادشاہت کی تھی اور پادشاہت اور حکومت پر بھی اپنے
سچے حاکم کا مداح تھا اور ایک ساعت بھی خیال نہین کرتا تھا کہ وہ بھی کچھ ہے
بلکہ اپنے تاج و تخت دینے والے اور اپنی شوکت و حشمت کے بخشنے والے کی حمد
اس ڈہنگ سے کرتا تھا کہ آدمی کی تو کیا حقیقت تھی درند اور گزند بھی سننے کو
جمع ہو جاتے تھے اور اوسکے الحان سے سنگدلون کے دل موم ہو جاتے اور
انسان تو ماتھا سجدہ مین رگڑتے ہی تھے پر درند اور گزند بھی خدا کی عظمت کو اوسکی
زبان سے سُنکر سر اعتراف ہلاتے تھے اور پرندے درختون پر سے یا اپنی اوڑتی
ہوئی راہ سے گر گر کر اپنے معبود حقیقی کے جلال کی تعظیم کرتے تھے خدا کی یاد
اور اوسکی محبت کی چاہ مین وہ خود اسقدر غرق تھا کہ نہایت ہی درد آمیز اور
خوش آیند الحان سے مست بیخودی ہو کر کہتا تھا۔ جسطرح سے کہ ھرنی پانی کی تو تون
کی پیاسی ہوتی ہی ویسی ہی میری روح ایخدا تیری نہایت پیاسی ہی میری روح خدا کی لیے
زندہ خدا کی لیے (یعنی جو خدای جاودانی ہے) کب مین جاون اور خدا کی حضور حاضر ہون
میرا آنسو رات دن میرا کھانا ہے جس حال کہ وے ہر روز مجھسے پوچھتے ہین تیرا خدا
کہان ہی مین یہ یاد کرتا ہون اور اپنے مین اپنی جان کو اوندیلتا ہون میری دلمین
اچھا مضمون جوش مارتا ہی مین اون چیزون کو جو مین نے بادشاہ کی حق مین بنایا ہی
بیان کرتا ہون میری زبان ماہر لکھنے والیکا قلم ہے تو حسن مین بنی آدم سے

عاجزی سے گڑگڑا کر خدا سے دعا کی اور خدا کی حمد کرنی شروع کی اور جہانتک میری زبان نے یاری دی اور دل و دماغ نے مدد کی طرح طرح کے الفاظ سے بے کھٹکے اپنے پیدا کرنے والے کی تعریف مین مشغول و محو ہوگیا کبھی تو مین اوسکی صنعت اور حکمت کی تعریف کرتا تھا کبھی اوسکے عطا و بخشش کو سراہتا تھا کبھی اوسکی رزاقی اور فیاضی کا شکر کرتا اور کبھی اوسکے بندوبست اور انتظام کی مدح کرتا تھا آخر کار میری زبان بیان کند ہوگئی اور ہرگز اپنی زبان مین طاقت اور خیال و فکر مین وسعت نپائی کہ اپنے پیدا کرنے والیکی ادنی سی ادنی تعریف کرسکون اور اوسکی بے شمار نعمتون مین سے کسی ایک کا بھی شکر بجالاؤن اب تو لاچار ہوکے سر اوندھا لیا اور یہ کہکر کہ بار خدایا تو اپنی تعریف کرانے کا ڈہنگ آپ مجھے سکھلادے آنکھ بند کرکے چپ ہو بیٹھا۔

تھوڑی دیر کے بعد مین نے آنکھ کھولی تو میری نگاہ اوس صحرا مین ایسی مقام پر جا پڑی جہان ہزارون میرے ہمصورت مرکے گڑے ہوئے تھے اوسوقت موت میری آنکھون مین پھر گئی اور سمجھ لیا کہ میری زندگی ہیچ ہے اور کیا تعجب ہے کہ کہ جو دم آرہا ہے یہ بھی مٹ جاوے اور مین بھی اوسی جگہ ہمیشہ کو رہ جاؤن جہان میرے سے لاکھون دفن ہین اور یہ سوچکر مین اوٹھا اور اون قبرون کی طرف دل سے چلا گیا اور ہر ایک قبر کو عبرت کی نگاہ سے دیکھنے لگا چند قبرون کے بعد ایک ایسی قبر مجھے نظر آئی جسکے گرداگرد بہت سی قبرین تھین اور اوس قبر پر جلال و

رہنے کی خاصیت میری فطرت مین نہین رکھی ہے۔
اس خیال نے پھر مجھے حیرانی مین ڈالدیا کہ اگر مین اپنی ہم صورتون مین ملکر رہا
چاہون تو ضرور ہے کہ اونمین اپنا اعتماد و اعتبار ثابت کرون مگر یہ ناممکن ہے
تاوقتیکہ جنکے ساتھ مین رہا چاہون اونسے اتحاد و اتفاق نہ پیدا کرون اب تو
میرے دل مین پہلی ہی اولجھن پھر پڑگئی کہ آخر مین اس جنگل سے اوٹھکر جو پھر
آبادی مین جاؤن تو آبادی مین تو وہی پھر ہزار آدمی ہزار باتون کے کہنے والے
ہین آخر اونمین سے مین کس سے اتحاد پیدا کرون اور کسکا ساتھی بنون اور کسکے
طور و طریقے پر چلون اگر مین کسی کے طریقے کو اختیار نکرون اور اپنی سمجھی ہوئی
انوکھی چال چلون تو جن مین رہنے کا قصد کرتا ہون وہ مجھے دیوانہ جانینگے
اور جو صورت جنگل مین رہنے سے پیدا ہوتی ہے وہ ہی آبادی مین نظر آویگی
کیا بیان کرون کہ اس خیال سے میرا کیا حال ہوگیا اور کسقدر مجھے تالم و تاسف
ہوا مگر نتیجہ میرے خوض و فکر کا کچھ نہ نکلا۔
انجام کو مین اس خیال سے ایسا ضعیف و ماندہ ہوگیا کہ مین نے پھر اپنے مونھ
ہاتھ کو دھو ڈالا اور پانون و سر کو پونچھ کے سنبھلا اوسوقت نیک خیال پھر
میرے دلمین پیدا ہوا کہ مین اپنے پیدا کرنیوالے کو سجدہ کرون اور اوسی سے
بار بار کہون کہ تو مجھے وہ سیدھا طریقہ انسان کے چلنے کا بتلا کہ جسپر تیرے
صالح اور نیک بندے چلتے ہین چنانچہ مین نے ایسا ہی کیا اور بار بار نہایت

عاجزی

خوض وفکر مین مین مبتلا ہوا اگر خود بخود میرے ذہن مین یہ مضمون آیا ؎

بغض وحسد وظلم وحرام وغیبت بخل وطمع وحرص وریا وکینہ

اگر تیرے ساتھ نہون ادب وحیا تیرے رفیق ہون تو جنکے ساتھ تو رہے گا اونکو تیرا رہنا ناگوار نہو گا۔

حقیقت مین یہ مضمون ایسا اچھا تھا کہ اوسپر ٹھیک ٹھیک عمل کرنے سے میرا دنیا مین رہنا نہ کسی پر بھاری ہوتا اور نہ میرے ہم صورتون کے کسی عمل وفعل سے مجھے رنج پہنچتا لیکن میرے دل نے مجھسے کہا کہ ہان اسپر عمل کرنا تو تجھے ضرور ہے لیکن تو یہ بھی دیکھ کہ خدا نے تجھے انسان بنایا ہے تجھکو اور جانورون پر اس وجہ سے فوق دیا ہے کہ تو بول سکتا ہے اور دوسرون کی بھلائی اور برائی کو سمجھ سکتا ہے پھر اگر تو جانورون کیطرح جنگل مین بیٹھا رہے تو اپنے پیدا کرنے والیکی اوس حکمت کا تو ضائع کرنیوالا ٹھریگا جسکو اوسنے بڑی حکمت سے تجھ مین داخل کی ہے یعنے نہ تو پھر اسکے قابل ہوگا کہ جو لوگون مین برائیان ہین اونسے تو اپنے ہم صورتون کو خبردار کرے اور نہ تو اس لائق رہیگا کہ مصیبت کے وقتون مین تو اونکا مددگار ہو اور رنج مین اونکی شراکت کرسکے اور ساتھ ہی اسکے یہ بھی ذہن مین گذرا کہ دیکھ جانور بھی اپنے اپنے گروہ مین رہتے اور اپنے ہمجنسون سے ملتے ہین پھر اگر تو اکیلا ہوکر رہیگا اور اپنے ہمجنسون سے نفرت کریگا تو کچھ تعجب نہین ہے کہ پیدا کرنے والا ناراض ہوجاوے کیونکہ اوسنے اکیلے

کہا کہ اے میرے پیدا کرنے والے تو مجھے پکی اور سیدھی راہ دکھلا دے پردہ راہ
دکھلا کہ جسپر گمراہ چلتے ہین اور جب اسطرح دعا اور ثنا مین کسیقدر دیر لگی تو مجھے
پھر ایک بیہودہ خیال نے گھیر لیا کہ جس طور اور طریقہ سے مین اپنے معبود کی بندگی
کر رہا ہون اسطور سے تو کوئی میرا ہم صورت خدا کی پرستش نہین کرتا کہین ایسا نہ ہو
کہ یہان کے انسان تجھے بیہودہ سمجھین اور اس خیال نے یہان تک مجھے پریشان کیا
کہ مین پھر اپنی جگہہ آبیٹھا اور نیند کے غلبہ سے مغلوب ہو گیا۔

نیند کہان تھی دل تو یکسو نہین تھا مگر کروٹین لے لیکر صبح کی اور نور کے تڑکے
اوٹھا اور سیدھا جنگل کو چلا گیا اور ایک ایسا درخت تاکا جسکے چارون طرف
چھوٹے چھوٹے گنجان درخت تھے بہرکیف جھالیون کو پھاندکے مین درخت
کے سایہ مین جا بیٹھا اور ماندگی کے مٹانے اور دل کے سکون دینے کو مین نے
ہاتھہ اور مونھہ دھویا اور پانون اور سر کو پانی کی رطوبت سے سھلایا اور
خاطر جمع کرکے مین نے اپنی پیشانی کو خاک پر رکھا اور دعا کی کہ بار خدایا
مجھے وہ پکی راہ دکھلا جو سچون کے چلنے کی ہے اور اوس راہ پر مجھے نہ بھٹکنے دے
جسپر گمراہ چلتے ہین۔

جبکہ مین خدا کو بار بار سجدے کر چکا اور دل بھر کر دعائین اپنے نجات کی مانگ چکا
اور اس فکر مین چپکا ہو کر بیٹھا کہ اب کیا کرنا چاہیے تو میرے دل مین یہ اونگ
پیدا ہوئی کہ دنیا مین حیات کے دن پورے کرنیکا کیا طریقہ ہونا چاہیے اور اس

جب اس سے خاطر جمع ہوئی تو مین نے غور کیا کہ میرے کپڑون یا بدن مین
کوئی ایسی شے مکروہ تو نہین ہے کہ جس سے کوئی شخص جسکے سامنے مین جاؤن
دیکھکر نفرت کرے اور دیکھنے بھالنے سے کوئی مکروہ چیز اپنے لباس اور بدن مین
نہ پائی تو مین نے سوچا کہ قلب کے مزید اطمینان کے لیے مونھ ہاتھ دھو ڈالون
چنانچہ مین نے ایسا ہی کیا اور تب نہایت دلجمعی سے مین کھڑا ہو گیا اور اپنے
پیدا کرنیوالے سے نہایت عاجزی سے دعا مانگی کہ ای میرے پیدا کرنیوالے
تو مجھے سیدھی راہ دکھلا مگر وہ راہ نہ دکھلا جسپر گمراہ چلتے ہین اور اوسکے بعد
مین نے اپنے خداوند حقیقی کے سجدہ کرنے کو ماتھا خاک پر رکھا اور بار بار
کہتا رہا کہ تعریف کے لائق تو ہی معبود بزرگ ہے۔

اپنے معبود اور اپنے پیدا کرنیوالے کے سجدہ کرنے سے جسقدر مجھکو سرور ہوا
اوسکو مین بیان نہین کر سکتا اور نہ میرے بیان کرنے کی کچھ حاجت ہی بیت
پی لیا جسنے پیالہ معرفت کا رہا کب ہوش پھر کہنے کا اوسکو
اب تو مجھے سجدہ کرنیکا شوق ہو گیا سجدہ کرتا تھا اور پھر اوٹھکر دعا کرتا تھا
اور جس جس ترکیب سے مین نے اپنی حقارت اوس معبود حقیقی کے حضور مین
ثابت کرنی مناسب جانی اوس اوس ترکیب سے مین نے اپنے کو عاجز اور
اپنے پیدا کرنیوالے کو قوی اور زبردست ثابت کرنیکا ارادہ کیا کبھی گھٹنون پر
ہاتھ رکھکر خم ہو گیا اور کبھی زمین پر پیشانی عجز کو رکھا اور کبھی کھڑے ہو کر نہایت ادب سے

روشنی میری آنکھون کے سامنے تھی اوس سے میری خاطر پر اشتعال پیدا ہوا
اور یہ کہتا ہوا اے توفیق تیرے قربان میرا دل اور میری جان تجھپر فدا کھڑا ہو گیا
اور دیوانون کے مانند ادھر اودھر دیکھنے لگا اور چاہا کہ اپنے پیدا کرنیوالیکے
حضور مین سجدہ کرون مگر توفیق ایزدی نے للکارہ اور ٹوکا کہ او بے ادب
سنبھل سنبھل بیخودمت ہو جسکی حضور مین حاضری کا قصد رکھتا ہے اوسکی حضوری
کے لائق پہلے ہوے۔

توفیق ایزدی کی مزاحمت سے مین رک گیا اور حیران ہو کر سوچنے لگا کہ مین
کیون اپنے معبود کی درگاہ مین حاضر ہونے کے لائق نہین ہون مگر پھر
اوسیوقت دھیان آگیا کہ کیا تو چاہے تو اسی حال سے اوٹھکر کسی عارضی
خداوند کے روبرو جا سکتا ہے جو جھٹ پٹ خداوند حقیقی کے روبرو کھڑے ہونے
اور سجدہ کرنے پر مستعد ہو گیا تھا اسکو سوچتے ہی مین نے اپنے پر نفرین کی کہ حقیقت مین
مین ایک ادنی سے زبردست کے روبرو بے سوچے سمجھے اور اپنے دل
اور مزاج کا اندازہ کیے بغیر اور بے اپنے لباس اور پوشاک کے سنبھالے
ہرگز نہین جا سکتا اور جب اس خیال سے میرے مزاج مین تہذیب پیدا ہوئی
تو مین نے غور کیا کہ میرا دل یکسو ہے اور میری خاطر مین سوائے اسکے کہ
مین اپنے پیدا کرنیوالیکا سجدہ کرون کوئی ایسا وسوسہ اور دغدغہ نہین ہے
کہ جو آداب و تعظیم مین خلل ڈالے۔

جھٹ پٹ مجھے ڈانٹا کہ کیا کیا کدھر بہکتا ہے جس قول کو تو نے یاد کیا پہلے تو دیکھ کہ اوسکی اصل کیا ہے اوسکی اصل اتنی ہے کہ خدا تسلی کرنیوالا اور بھیجیگا روح القدس کا اوس قول مین نشان بھی نہین ہے۔

اگر کسی نے اوس آنیوالے کو روح القدس سمجھا ہے تو ایسی سمجھ اوسوقت سچی ہوتی کہ جب اوس قول کے پہلے روح القدس نہ آیا ہوتا جنکے قول پر تو بھروسا کرتا ہے جب وہ خود ہی یہ بھی کہتے ہین۔ سمعون۔ النزابات سمسون۔ ذکریا۔ مریم عیسی پر روح القدس پہلے ہی نازل ہو چکا تھا تو پھر کسطرح تو سوچ سکتا ہے کہ تسلی دینے کو جو آنیوالا تھا اوس سے مراد روح القدس ہو سکتی ہے تب تو مین قائل ہو گیا اور کچھ حجت نہ رہی اس اومنگ کے آتے ہی میرا عجب حال ہوا اور مین نے سوچا کہ جو مطلب تھا حاصل ہو گیا اور یہ اومنگ جو میرے دل مین پیدا ہوئی درحقیقت یہی روح القدس ہے مگر فی الفور میری اوسی اومنگ نے مجھے مایوس کر دیا اور نہایت ہی جوش سے مجھے خبردار کیا کہ دیکھ تو بہکتا ہے اور جان بوجھکے پھر نادان ہوا جاتا ہے روح القدس لیکر تو اپنی مان کے پیٹ سے باہر نکلا ہے اور ضرور تجھ مین ہے لیکن تو اگر اوس روح القدس کو ڈھونڈتا ہے جس سے اسرار الٰہی کھلتے اور منشاء جناب باری کے دل پر ظاہر ہوتے ہین سو تو تو اوسکے لائق نہین ہے رہی مین سو توفیق نیک ہون جو تیری روح مین ملگئی ہون یہ سمجھکر مین بے خود ہو گیا اور جن ستارون کو مین دیکھ رہا تھا اور جو تیرگی اور

۵ لوقا باب ۱۱ آیت ۳۵
۶ لوقا باب ۱۳ آیت ۲۲
لوقا باب ۱۲ آیت ۲۵
لوقا باب ۱ آیت ۴۱
۵ یحییٰ باب ۱۴ آیت ۲۵

اور کس روح سے وہ زندہ ہوا تھا اور وہ روح کسکی تھی کیا تیرے پیدا کرنیوالیکی
وہ روح نہ تھی اور وہ اگر تھی تو کیا آدمؑ نے جو گیہون کھا لیا یا شیطان کے
داؤن مین پھنس گیا تو کیا اوس روح مین کچھ بٹہ لگ گیا اور توبہ توبہ کرکے
مان بھی لیا کہ آدم گنہگار ہو گیا تھا پھر وہ روح جس سے وہ پیدا ہوا تھا روح القدس
نہ ہے اور توبہ توبہ کیا وہ روح بھی شیطانی ہو گئی نہین ہرگز نہین ہرگز نہین۔
ارے نادان اگر تو یہ سمجھتا ہے کہ وہ روح شیطانی نہین ہوئی تھی تو کیا تجھکو یہ
دھوکا اور شبہہ ہے کہ وہ روح پاک لاکھون اور کرورون بنی آدم مین پھیلتی پھیلتے
اور بٹتے بٹتے تجھ مین کم ہو کر آئی ہے اور اوتنی تیرے حصے مین نہین آئی ہے
جتنی آدم کے جسم مین پھونکی گئی تھی اگر تو یہ سمجھتا ہے تو پتھر ٹرین تیری عقل پر
کیا تو نہین دیکھتا کہ ایک چراغ سے ہزارون لاکھون کرورون جلائے جاتے ہین
تو بھی اوسیقدر روشنی ہر ایک چراغ مین ہوتی ہے جتنی اوسمین تھی جس سے سب جلائی گئی
اور یہ کیا تشبیہ کافی انتقام روح کی نہین ہے اور اگر یہ مثال ٹھیک ہے تو پھر
بتلا کہ تو اور کس روح القدس کا متلاشی ہے۔
مین کسیقدر قائل تو ہوا اور اپنی بیہودہ فکر سے شرمندہ ہوتا ہی تھا کہ مجھے
یاد آیا کہ ایک کہنے والا یہ کہتا ہے کہ ہمارے خدا کا بیٹا جب دنیا سے آسمان پر
جانے لگا تھا تو اوسنے کہا تھا کہ اپنے باپ سے کہہ کے روح القدس کو بھیجدونگا
اور میرے ماننے والون کو وہ روح القدس تسلی دیویگی مگر میرے دلکی اومنگ نے

کہ روح القدس کا نزول مخصوص لوگون پر ہوا ہے اور روح القدس کا کام
عام لوگون کی رہنمائی کا نہین ہے وہ خاص خاص بندون کی ہدایت کیواسطے
مخصوص ہے ارے نادان کیا تو سمجھتا ہے کہ روح القدس تجھپر وہ کام کریگا
جو تجھ ایسے کی ہدایت کرنیوالون پر کر گیا ہے۔
ایسی باریک سمجھ سے مین گھبرایا گیا اور اپنے کو نادان سمجھ کر آنکھین بند کرلین
تھوڑی دیر کے بعد پھر ایک امنگ میرے دل مین پیدا ہوئی اور اوسنے
مجھے یون قائل کرنا شروع کیا کہ تو روح القدس کے نزول کی فکر کیون
کرتا ہے اور تجھکو روح القدس کے نزول کی کیا ضرورت ہے اور تجھکو
روح القدس کی کیا حاجت ہے کیا تو بذریعہ روح القدس کی پیدا کرنیوالیکے
بھیدون کو جانا چاہتا ہے کیا اوسکے سبب سے تو پیدا کرنیوالے کی
ذات کی باریکیون کو دیکھا چاہتا ہے اور کیا تجھکو اتنی قدرت اور سمائی
ہے کہ تو پیدا کرنیوالیکے اسرار کو جان لیگا کیا روح القدس کوئی چڑیا ہے
کیا روح القدس کوئی جلتی ہوئی آگ ہے کیا روح القدس کوئی بہتا ہوا دریا ہے
کیا روح القدس اونڈتی ہوئی آندھی ہے یا ہلکی ہلکی چلنے والی ہوا ہے ای نادان
کیا روح القدس تجھ مین نہین ہے اگر نہین ہے تو جس سی تو پیدا ہوا ہے اوسمین
کون سی روح پھونکی گئی تھی کیا تو اوس روح کو ناپاک جانتا ہے ارے نادان
جس سے تو پیدا ہوا ہے وہ آدم کہلاتا ہے اور سوچ تو کہ آدم کسطور سے بنا تھا

روح القدس جو رحمانی ہے نازل نہین ہو سکتا لیکن میرے دل نے اوس توہم کا
فوراً مقابلہ کیا کہ یہ خیال ناشایستہ ہے تیرا دل شیطانی کیونکر ہو سکتا ہے جبکہ
تیرا دل بھی اوس سے پیدا ہوا ہے کہ جس سے انبیا و اولیا پیدا ہوئے یہ مانا کہ
وہ ابتدا سے پاک تھے اور تو اپنے واسطے ایسا خیال نہین کر سکتا لیکن جبکہ
تو نے اپنے گناہان کردہ و ناکردہ پر اعتراف کر لیا اور آیندہ کے واسطے
عہد باندہ کر توبہ کر لی تو پھر تیرا دل کیونکر شیطانی رہا اور یہ سچ ہی سہی کہ تیرا
دل ویسا نہین ہو سکتا کہ جیسا خدا کے بھیجے ہوؤنکا تھا کہ جنکو کوئی پیغمبر اور
کوئی کچھ و کوئی کچھ کہتا اور سمجھتا ہے مگر یہ کیونکر تو مان سکتا ہے کہ تیرا دل شیطانی
ہے اپنے دل کے متنبہ کرنے سے مین نے کہا کہ ہان سچ تو ہے مین کبھی اسکو
نہ مانونگا کہ میرا دل شیطانی ہے۔

اس خوض و فکر مین چند ساعت مین غلطان و پیچان رہا آخر کو ایک سمجھ میرے
دل مین پیدا ہوئی کہ یہ کیا بیہودہ خیال ہے روح القدس کو تو کیا سمجھتا ہے
ارے نادان روح القدس ہر ایک پر نازل نہین ہوتا اور اوسکا کام یہ نہین ہے
جو تو نے غلطی سے سمجھ لیا ہے سن مجھسے سن روح القدس اونھین پر نازل ہوتا تھا
جنکو خدا نے رہنمائی کے واسطے بھجوایا تھا اور کوئی اونکو پیغمبر اور کوئی خدا اور
کوئی خدا کا بیٹا و کوئی کچھ اور کہتا ہے روح القدس ہر کسی پر نازل نہین ہوتا
اور اوسکا وہ کام نہین ہے جو تو نے سمجھ لیا ہے اگر تو نے نہ سمجھا ہو تو پھر سمجھ لے

کہ روح القدس

غرض اس اختلاف سے مین حیران ہوگیا اور ہرگز میرے چھوٹے خیال مین
نہ سمایا کہ مین کسکی بات کو مانون اور مین کسکو اپنا خدا جانون عرصہ تک مین نے
فکر کی اور سوچ سوچ کے اپنے دماغ پر زور دیا آخرش ایک روز مین نے اپنے
دل کو سمجھایا کہ پاک روح دلکو تسلی دیتی اور راہ راست پہچنواتی ہو تو پھر تو کیون
بہکتا ہے اور کسواسطے اوس سے امداد نہین چاہتا اس خیال سے فی الجملہ
تقویت ہوئی۔ ایک رات مین زیر آسمان جا بیٹھا و نزول روح القدس کا خواہان
ہوا کبھی آنکھون کو بند کرکے سر پکڑتا تھا اور کبھی سر کو نیچا کرکے خوض و فکر کرتا تھا
اور اسطرح دل و دماغ دونون پر زور دیتا تھا اور ہزار جان سے آرزو کرتا تھا
کہ روح القدس نازل ہو اور طرح طرح کی اولجھن جو اقوال مختلف سے میرے
دلمین پڑ رہی ہین سلجھا کے مجھے مطمئن کر دیوے مگر جبکہ آنکھ بند کرنی اور خوض و
فکر سے خواہش نہ برآئی تو آسمان کیطرف آنکھ اوٹھائی اور ستارون کی چمک
دمک اور ماہتاب کی روشنی کو غور سے دیکھنے لگا اور ستارون کے اوپر جو
عجیب لطافت کی تیرگی دیکھائی دیتی تھی اوسکو آسمان اور خدا کا مکان
خیال کرکے آنکھ پھاڑ پھاڑ کے ٹکٹکی لگائی کہ شاید روح القدس کو آتے ہوئے
دیکھون لیکن افسوس ہے کہ میری اوقات رائگان گئی۔

اپنی اوقات کے رائگان اور اپنی فرصت کے ضائع کرنے پر جب مجھے نہایت
قلق ہوا تو یہ وسوسہ پیدا ہوا کہ شاید میرا دل شیطانی ہے اور اوسمین رب الافواج کا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مجھکو جب عقل آئی تو مین نے اپنی ہم صورتون کو دیکھا کہ ہر کوئی اسکا تو
قائل ہے کہ کسینے اونکو پیدا کیا ہے اور اوسیکے ہاتھ مین اونکی حیات اور
ممات ہے مگر اوسکی شناخت اور پہچان مین ایک دوسرے سے متفق نہین ہے
کوئی آگ کو اپنا پیدا کرنیوالا جانتا ہے کوئی آفتاب کو کوئی کسی پتھر کی مورت کو
اپنا خالق سمجھتا ہے کوئی کسی برسون کے گذرے ہوئے انسانون کو اپنا
پیدا کرنیوالا سمجھ کے اونکے نام پر فدا ہے اور کوئی اس سمجھ مین مبتلا ہے کہ
خالق انسان کا بھیس رکھ کر زمین پر اوتر آیا اور اپنا کرشمہ دکھلا کر پھر آسمان کے
تخت پر چلا گیا کوئی کہتا ہے کہ نہین خدا آپ زمین پر نہین اوترا تھا اوسکا
انس آیا تھا جو اوسکا بیٹا تھا اور پھر ہماری بخشش کے واسطے خدا پر فدا ہو کر
اپنے باپ کے پاس چلا گیا اور ہماری رہبری کے واسطے خدا کی روح پاک کو
چھوڑ گیا جو ہمکو تسلی دیتی ہے اور مطمئن کرتی ہے اور نجات کی راہ پر چلاتی ہے

Saroor Haidary

INDIAN INSTITUTE

کل حزب بما لدیھم فرحون

مرتضیٰ

سرور حیدری

رسالۂ اعتقادیہ

السید غلام حیدر ابن المرحوم سید محمد خان بہادر

نقوی الجلیسی

مطبع نامی منشی نول کشور واقع لکھنؤ میں مطبوع ہوا

ماہ جولائی سنہ ۱۸۸۵ء

Surūr-ē-Ḥaidarī.

Indian Institute, Oxford.
The Lucknow Sparks Library.
Presented
by
Munshi Newul Kishore.